صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 10 جون 2022ء بمطابق 10 ذیقعدہ 1443ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

محترمہ چیئر پرسن، سمیرا شمس مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰـكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ﴿۴۰﴾ يٰۤـاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوا اللّٰهَ ذِكۡرًا كَثِيۡرًا ۙ ﴿۴۱﴾ وَّ سَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِىۡ يُصَلِّىۡ عَلَيۡكُمۡ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخۡرِجَكُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؕ وَكَانَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَحِيۡمًا ﴿۴۳﴾ تَحِيَّتُهُمۡ يَوۡمَ يَلۡقَوۡنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَاَعَدَّ لَهُمۡ اَجۡرًا كَرِيۡمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤـاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ۙ ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيۡرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ بِاَنَّ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ فَضۡلًا كَبِيۡرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الۡكٰفِرِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ وَدَعۡ اَذٰٮهُمۡ وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ﴿۴۸﴾

(ترجمہ): (لوگو) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ﴿۴۰﴾ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ کو کثرت سے یاد کرو ﴿۴۱﴾ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو ﴿۴۲﴾ وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے ملائکہ تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لائے، وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے ﴿۴۳﴾ جس روز وہ اس سے ملیں گے اُن کا استقبال سلام سے ہوگا اور اُن کے لئے اللہ نے بڑا باعزت اجر فراہم کر رکھا ہے ﴿۴۴﴾ اے نبیؐ، ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر ﴿۴۵﴾ اللہ کی اجازت سے اُس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر ﴿۴۶﴾ بشارت دے دو اُن لوگوں کو جو (تم پر) ایمان لائے ہیں کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے ﴿۴۷﴾ اور ہرگز نہ دبو کفار و منافقین سے، کوئی پرواہ نہ کرو ان کی اذیت رسانی کی اور بھروسہ کر لو اللہ پر، اللہ ہی اس کے لئے کافی ہے کہ آدمی اپنے معاملات اُس کے سپرد کر دے ﴿۴۸﴾۔ وآخرُ الدعوانا أنِ الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

رسمی کارروائی

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> ایک پوائنٹ لے لیتے ہیں اس کے بعد پھر Questions Hour پہ جائیں گے۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> بات یہ ہے کہ ہم اس اجلاس کو Continue کرنا چاہتے ہیں تو کچھ پوائنٹس آف آرڈرز لے لیں تاکہ جو لوگ ابھی تک نہیں پہنچے ہیں تو وہ بھی پہنچ جائیں۔ میں کھلے الفاظ میں نہیں کہنا چاہتی ورنہ پھر بات ہی ختم ہو جائے گی۔ دیکھیں میڈم سپیکر صاحبہ، آپ کے اوپر جو چیز لکھی ہوئی ہے "اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعدِی" اور پھر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر مومن، بے شک فرشتے بھی، بے شک فرشتے بھی اور اللہ تعالیٰ بھی حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں تو اے مسلمانوں! تم بھی، اے مومنوں! تم بھی حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام بھیجا کرو۔ میڈم سپیکر صاحبہ، بھارت ایک ایسا انتشاری ملک ہے کہ جس میں کروڑوں کی آبادی مسلمانوں کی ہے لیکن وہاں کی ایک ایسی گستاخ عورت نے میرے نبی حضرت محمد ﷺ جو کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور آخری نبی ہیں جن کے لئے پوری کائنات بنی ہے اور اس کے لئے میرا لفظ ہو گا کہ گستاخ رسول ﷺ سر تن سے جدا۔ میں اس کی بیانات کی جو اس نے حضور ﷺ کے جو شب معراج کی رات کو براق پہ اور اس پہ تبصرہ کرتے ہوئے باقی میں الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہتی ہوں جو تبصرہ کیا۔ تو میں اس گستاخ رسول ﷺ کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ ابھی اس پاکستان میں ایسی عورتیں، ایسے مرد، ایسے بچے موجود ہیں جو اپنا سر تن سے جدا کر کے اور ان کے ایک ایک خون کے قطرے سے یہ جواب آئے گا کہ یا رسول ﷺ! بے شک آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں جن کے لئے پوری کائنات بنی ہے۔ جناب میڈم سپیکر صاحبہ، میں یہاں سے اس گستاخ رسول ﷺ کو یہ کہنا چاہتی ہوں کیونکہ کل اس نے ٹی وی پہ آ کے کہا کہ جی مجھے پاکستان سے دھمکیاں مل رہی ہیں۔ ہاں، ہم تمھیں دھمکی دیتے ہیں کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا سر تن سے جدا۔ اور ہم اس چیز کو کبھی بھی مودی اور اس کی یہ Fascist حکومت سن لیں کہ ہم اپنے نبی حضرت محمد ﷺ پہ کوئی گستاخی، کسی قسم کا کوئی نازیبا لفظ فقرہ برداشت نہیں کریں گے اور یہ میں بتا دوں کہ یہ حضرت محمد ﷺ ہی تھے کہ جن کے لئے پوری کائنات بنی جن کو کہ منٹوں سیکنڈوں میں آسمانوں تک

ایک براق میں پہنچایا۔ گستاخ رسول ﷺ تم ذرا اس اسلام کا معائنہ تو کر کے دیکھو، مطالعہ تو کر کے دیکھو کہ اسلام کا مذہب کتنا اچھا اور کتنا بھائی چارے کا مذہب ہے۔ تم جو گائے کا پیشاب پینے والے لوگ ہو، تم یہ بات میرے حضور ﷺ کے بارے میں یہ بات کرتے ہو۔ تم میرے محبوب، اللہ تعالیٰ کے محبوب اور میرے رسول ﷺ جن کی شفاعت، مجھے قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب ہو گی اور میں فخر کرتی ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مسلمان پیدا کیا۔ میں فخر محسوس کرتی ہوں کہ میری آل اولاد کو میرے ماں باپ، میرے دادا، دادی، میری پوری نسل کو اللہ تعالیٰ نے مسلمان پیدا کیا اور اس کے بعد حضور ﷺ کا امتی بنایا۔ تو گستاخ رسول ﷺ یہ سن لو کہ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ O اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ"۔ میڈم سپیکر صاحبہ، وہاں پہ لکھا ہے "اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعدِی"۔ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اس میں میرا خیال ہے کہ میری ایک مذمتی قرارداد جمع ہے لیکن آپ کی چیئر جو ہے تو وہ ان حساس معاملات کو نہ یہاں پہ اسمبلی میں لاتی ہے نہ مسلمانوں کے جذبات کو سمجھتی ہے اور نہ ہی اس چیز کو اجاگر کرتی ہے کہ ہم لوگ اس پہ احتجاج کریں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آج میرے سمیت سب نے کالی پٹیاں باندھی ہوتیں، سب نے کالے کپڑے پہنے ہوتے اور ہم یہاں پہ یکجا ہو کے محمد رسول ﷺ کا نعرہ لگاتے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، اور پورے پاکستان میں اور بشمول خیبر پختونخوا میں ہم ایم پی ایز جو کہ نمائندگان ہیں، 145 کا ہاؤس ہے ہم اس Rally کو Lead کرتے تاکہ وہاں تک بھارت تک پیغام پہنچتا کہ حضور ﷺ کے شیدائی ابھی اس دنیا میں موجود ہیں، ان پہ جان قربان کرنے والے لوگ ابھی موجود ہیں، ان کے نبوت کے خلاف کوئی بات کرے گا تو ان کے سر تن سے، سر تن سے کٹنے کے لئے اور کٹانے کے لئے ابھی لوگ موجود ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میں یہیں پہ اپنے الفاظ کا اختتام کرتی ہوں اور آخر میں ایک بات آپ سے سوال کرنا چاہتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ سپیکر صاحب تو بیمار ہیں کیا ڈپٹی سپیکر صاحب بھی بیمار ہیں، ان کو کیا ہوا؟ ان کی صحت کے بارے میں مجھے بڑی تشویش ہو رہی ہے، ان کو مسئلہ کیا ہے کہ وہ نہیں آئے کیونکہ اکثر و بیشتر جب سپیکر صاحب نہیں ہوتے ہیں بلکہ Most of the time جب سپیکر صاحب نہیں ہوتے ہیں تو ہمارے آنریبل ڈپٹی سپیکر صاحب موجود ہوتے ہیں اور میں یہاں سے پوچھنے کی جسارت بھی کروں گی کہ کون کم بخت ہے کیونکہ ایک

میسج چلا ہے، پورے میڈیا پہ آیا ہے کہ ان سے اختیارات واپس لئے گئے ہیں۔ کیا میں وجہ پوچھ سکتی ہوں کہ ہمارے آنریبل ڈپٹی سپیکر صاحب جو کہ دو بندوں کے پاس عہدہ نہیں رہ سکتا میڈم سپیکر صاحبہ، نہ گورنری کا اور نہ سپیکری کا۔ یہ حق محمود جان کا ہے کہ وہ قائم مقام سپیکر رہے، ان کے پاس تمام اختیارات ہوں۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: جی میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں ایک نہیں میڈم سپیکر صاحبہ، یہ ایک قانونی جنگ ہے اور قانونی جنگ میں آپ میرا ساتھ دیں گی کیونکہ آپ ڈاکٹر ہیں۔ آپ یہاں پہ Chair پہ اس لئے بیٹھی ہیں کہ آپ انصاف کر سکیں۔ محمود جان صاحب کی طبیعت خراب ہے یا وہ ملک سے باہر ہیں مجھے آپ سے سوال کا جواب لینا ہے۔ مجھے کسی اور سے جواب نہیں لینا ہے اور ان سے اختیارات واپس کیوں لئے گئے؟ اس کا جواب بھی آپ نے مجھے دینا ہے کہ ان سے اختیارات واپس کیوں لئے گئے؟ ان کے اختیارات کس کم بخت نے، کس کم بخت نے ان کے اختیارات کم کئے اور ان کے ہاتھوں پہ اس وقت چھالے کیوں نہیں پڑ گئے۔۔۔۔۔

<u>Mst. Chairperson</u>: Thank you Madam.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کہ جب ان کے اختیارات میں کمی کی بات آرہی تھی۔ Thank you Madam۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: Chair کو Address کر کے آپ نے بات کی میرے خیال سے یہ Panel of Chair اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ جب Leave پہ ہوتے ہیں سپیکر صاحب یا ڈپٹی سپیکر صاحب تو اس کے بعد پھر ایک Panel ہوتا ہے میرے بعد بھی باقی ممبرز ہیں جو Chair کریں گے اور یہ ایک سسٹم چلتا ہے اور ڈپٹی سپیکر صاحب کا شاید ان کی طبیعت خراب ہے وہ میرے علم میں نہیں ہے میں صاف کہوں گی وہ آپ کو بتادیا جائے گا۔ جی اس کی پوائنٹ آف آرڈر پہ، اس پوائنٹ آف آرڈر پہ کسی اور نے بات کرنی ہے یہ ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے گورنمنٹ کی طرف سے کسی نے اس پہ بات کرنی ہے۔ Questions hour پہ چلے جاتے ہیں۔

(شور)

محترمہ چیئرپرسن: جی جی۔ میڈم! آپ کی بات بالکل پہنچ چکی ہے، ریکارڈ پہ بھی آچکی ہے آپ کے۔ Question hour پہ چلے جاتے ہیں، پلیز۔ Last میں باقی پوائنٹ آف آرڈرز لے لیں گے۔ یہ حرمت رسول ﷺ کا بہت ضروری تھا اس لئے ہمیں پہلے لینا تھا بعد میں لے لیں گے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mst. Chairperson: 'Questions Hour': Question number one, 13831, Mst. Shagufta Malik, lapsed. Question number two, 13874. Miss Nighat Orakzai.

* 13874 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ہذا کے پاس فی الوقت کتنی گاڑیاں نیلامی کی منتظر ہیں، ان میں سے کتنی گاڑیاں ناکارہ حالت میں ہیں، ان میں کونسی خرابیاں ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) محکمہ انتظامیہ مروجہ قوانین کے تحت ناکارہ (Condemned) گاڑیوں کی نیلامی کا اختیار رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ انتظامیہ نیلام کمیٹی کے توسط سے گاڑیاں نیلام کرتی ہیں جو مفید زندگی مکمل کر چکی ہوں اور جسے متعلقہ محکمہ نے موٹر وہیکل ایگزامینر محکمہ ٹرانسپورٹ کے توسط سے ناکارہ قرار دیا ہو۔ حال ہی میں مندرج ذیل گاڑیوں کی نیلامی کی گئی ہے:

1۔ رجسٹرڈ گاڑیاں 81 عدد
2۔ سکریپ گاڑیاں 18 عدد
3۔ موٹر سائیکل 40 عدد

ذکر شدہ گاڑیوں میں صرف دو گاڑیاں جن میں ایک سوزوکی خیبر اور دوسری سوزوکی مارگلہ ہے، کم بولی لگنے کی وجہ سے رہ گئی ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ کے پاس کوئی رجسٹرڈ ناکارہ (Condemned) قابل نیلامی گاڑی نہیں ہے۔ مزید برآں محکمہ انتظامیہ کے پاس تقریباً 99 نان کسٹم پیڈ ناکارہ Condemned گاڑیاں ہیں جو کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کی روشنی میں فیڈرل بورڈ آف ریونیو کے حوالے کرنی ہیں۔ اس سلسلے میں کسٹم اتھارٹی سے حوالگی کے متعلق خط وکتابت ہوئی ہے تاہم ایف بی آر تاحال ان گاڑیوں کو وصول کرنے سے ہچکچا رہی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میڈم سپیکر صاحبہ! آپ بھی جذباتی ہیں اور میں بھی جذباتی ہوں۔ بات یہ ہے کہ جب میں سپیکر صاحب کے گھر گئی، ان کی عیادت کے لئے تو مجھ پہ ان کے گھر کا دروازہ بند تھا۔ مجھے ایم پی اے کو اندر جانے نہیں دیا گیا جبکہ ڈاکٹرز اور سارے لوگ وہاں پہ آتے جاتے تھے۔

محترمہ چیئرپرسن: میڈم! اگر Question پہ بات کریں تو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میڈم! میری بات سن لیں تھوڑی سی ہمت پیدا کریں ذرا دل بڑا کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر ڈپٹی سپیکر صاحب بیمار ہیں تو چلیں آپ کی قیادت میں ہم سب لوگ ان کے گھر جاتے ہیں اور میں اس سوال کو Press نہیں کرنا چاہتی۔

Mst. Chairperson: Question number three, Question number two lapsed. Question number three, 14250, Mr. Mir Kalam Khan.

* 14250 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں سروبی ڈیم منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ منصوبہ کب تک Functional ہو جائے گا، وجہ تاخیر کیا ہے، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): (الف) معزز رکن اسمبلی کی خدمت میں عرض ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں سروبی ڈیم منصوبے کا PC-1 revised کیا گیا ہے اور اس منصوبے پر کام جاری ہے۔

(ب) اس منصوبے پر تقریباً Ninety five percent کام مکمل ہو چکا ہے اور دسمبر 2022 میں مکمل طور پر Functional ہو جائے گا۔ منصوبے پر کام علاقہ میں امن وامان کی خراب حالات کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہوا۔

جناب میر کلام خان: Thank you Madam Speaker۔ یہ Question تو میں نے تقریباً دو سال پہلے جمع کیا تھا ابھی جواب آیا ہے پھر بھی ٹھیک ہے لیکن اس میں بالکل Shortly یہ اتنا میں نے Completely detail مانگا ہے اس کے ساتھ اور وہ Detail نہیں ہے، Shortcut اس نے بالکل بات کی ہے کہ یہ Ninety five percent مکمل ہے اور یہ مکمل ہو جائے گا۔ تو میرے خیال میں منسٹر صاحب ہے نہیں، بس ٹھیک ہے کوئسچن سے میں مطمئن ہوں۔ Thank you۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ واپس لیتے ہیں اپنا Question؟

جناب میر کلام خان: جی میڈم سپیکر۔

Mst. Chairperson: Okay. Question number four, 13867, Mst. Humaira Khatoon.

* 13867 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت کتنی رقوم رکھی گئی تھیں اور مذکورہ عرصہ کے دوران خرچ ہونے والی رقوم کی ضلع وار مالیت کیا ہیں؛

(ب) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ کے تحت سالانہ اے ڈی پی میں رکھی گئی رقوم میں کتنی خرچ اور کتنی رقوم Lapse ہوئی ہیں، خرچ شدہ اور واپس شدہ رقوم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ میں بھرتی ہونے والے افراد کی سکیل اور ضلع وار تعداد کیا ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں): (الف) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت مختص اور خرچ شدہ رقوم کی تفصیل ضمیمہ (الف) پر لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

(ب) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ کے تحت سالانہ اے ڈی پی کی تفصیلات ضمیمہ (ب) پر لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ میں بھرتی ہونے والے افراد کی سکیل اور ضلع وار تفصیل ضمیمہ (ج) پر لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ، میں اپنے جواب سے مطمئن ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میڈم سپیکر صاحبہ! اس پہ میرا ایک سپلیمنٹری ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: سپلیمنٹری کو سچین، نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میرا سپلیمنٹری اس پہ یہ ہے کہ یہ چونکہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اور زکواۃ اور عشر اور Women's Empowerment پہ ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، آپ کو پتہ ہے کہ Domestic Violence Act کو دو سال ہو گئے ہیں کہ پاس ہو چکا ہے اور تاحال ضلعی کمیٹیاں نہیں بن سکیں اور اس کے علاوہ اس پہ سپیکر صاحب کی بھی رولنگ آ چکی ہے۔ اس کی رپورٹ اسمبلی کے اندر

طلب کریں، آپ رولنگ دیں اور اس کی رپورٹ طلب کریں کیونکہ اس پہ ہم نے پاپولیشن ویلفیئر اور سوشل ویلفیئر کمیٹیوں میں مسلسل گزشتہ پانچ مہینوں سے آواز اٹھائی ہے لیکن متعلقہ محکمہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا ہے۔ اور ساتھ ساتھ اس پر سوشل ویلفیئر کمیٹی کی چیئرپرسن کی توجہ دلاؤ نوٹس بھی تین دفعہ پہلے جمع ہو چکے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، یہ بہت Important Question ہے Women's Empowerment کا اور سوشل ویلفیئر کا۔ دیکھیں میڈم سپیکر صاحبہ، جب دو سال پہلے ایک ایکٹ بن چکا ہوتا ہے اور یہاں پہ ہماری ایکٹ میں جو ترامیم ہو چکی ہیں، دو سال پہلے ہوئی ہیں اور ابھی تک اگر یہ کمیٹیاں نہیں بنی ہیں، تو میرا خیال ہے آپ بھی ابھی رولنگ دے دیں، کیونکہ پہلے بھی رولنگ آ چکی ہے سپیکرز صاحبان کی، تو اگر آپ کی رولنگ کے بعد بھی کچھ نہیں ہوتا تو میں پھر یہ جس کے پاس بھی محکمہ ہے، مجھے نہیں پتہ کس کے پاس ہے، آپ کے پاس ہے، پھر میں منسٹر صاحب پہ اور سیکرٹری ویلفیئر ایجوکیشن پہ تحریک استحقاق لا رہی ہوں اور آج ہی لا رہی ہوں، کیونکہ بار بار میرے کہنے کے باوجود میں پاپولیشن کی کمیٹی کی چیئرپرسن ہوں، وہاں پہ میں نے ان کو بلایا بھی، پھر میں نے جو سوشل ویلفیئر کی جو چیئرپرسن ہے، ان سے بھی بات کی ہے، Women's Empowerment کو یہ کیوں نہیں فعال کرتے، Women's Empowerment کو یہ کیوں نہیں Women کو یہ Power دیتے، یہ کیوں نہیں Policy matters میں ان کو بٹھاتے، ان کو ڈر ہے کہ ہم کہیں پیچھے نہ رہ جائیں اور عورتیں ہم سے آگے نہ نکل جائیں۔ تو میڈم سپیکر صاحبہ، آپ اس پہ رولنگ دیں کہ ایک ہفتے کے اندر اندر یہ کمیٹیاں بنا کے آپ کو رپورٹ دیں Otherwise جب بجٹ سیشن آئے گا تو اس میں میری یہ حالانکہ اس میں یہ نہیں ہوتا لیکن میں یہاں پہ پھر شور بھی مچاؤں گی، میں یہاں دھنگا بھی کروں گی، میں یہاں پہ فساد بھی کروں گی، کیونکہ Women's Empowerment کے لئے میرا نعرہ ہے کہ:

<u>Mst. Chairperson</u>: Thank you Madam!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کہ Women's are super women۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: Thank you Madam۔ منسٹر صاحب! Respond کر دیں۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: سپیکر صاحبہ!

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: جی۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ سپیکر صاحبہ۔ میں اسی حوالے سے پہلے بھی بات کر چکا ہوں، اس دن بھی اس ڈیپارٹمنٹ پہ بات ہو رہی تھی تو یہاں بار بار بتایا گیا کہ فلاں فلاں جگہ پہ اتنے اتنے لوگوں کو یہاں پہ بھرتی کیا گیا، ہم ہمیشہ ایک بات کرتے ہیں، اس میں بھی میں نے ساری Details check کی ہیں، کہیں پہ بھی ہمارا کوٹہ جو تھا اس پہ کوئی کام نہیں ہوا۔ اقلیتی کوٹے کے مطابق اس میں بہت ساری پوسٹیں بنتی ہیں جس کا مجھے بڑے اچھے طریقے سے پتہ ہے کہ اقلیتی کوٹے کے مطابق جو ہے، وہ ہماری جتنی بھی اقلیتیں تھیں، ان کو وہاں پہ وہ ملازمتیں نہیں ملیں، ہم بار بار اسمبلی فلور پہ اس بات پہ بات کرتے ہیں کہ جہاں پہ بھی پانچ فیصد کوٹہ ہے ہمارا تمام ڈیپارٹمنٹس کے لئے ان کو چاہیئے کہ وہ جب بھی ملازمتیں ایڈورٹائز کرتی ہیں تو اس میں اقلیتوں کا کوٹہ ضرور جو ہے، اس کے مطابق اقلیتوں کو ہی رکھا جائے۔ بہت سارے ایسے ڈیپارٹمنٹس ہیں میں اس سے ہٹ کے بھی بات کروں تو وہاں پہ بھی ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جو اقلیتوں کے لئے ملازمتیں تھیں، میں کسی بھی بی پی ایس کی بات نہیں کر رہا چاہے وہ کلاس فور ہے، چاہے 16 سکیل کی پوسٹ ہو، یا 14 کی ہو، جو بھی ہو، لیکن وہاں پہ   ہمارا کوٹہ جو بھی وہاں کوٹہ بنتا ہے، وہ Implement نہیں ہوتا ہے، تو اس میں بھی میں چاہوں گا کہ آپ جو ہمارے منسٹر صاحب ہیں، وہ اس پہ ہمیں بتادیں کہ یہ جتنے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہیں اس میں کیا Minority کے لوگ بھی کئے ہیں یا نہیں ؟ اس کی ذرا تفصیلات دے دیں۔

Mst. Chairperson: Concerned Minister to respond.

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں):   میڈم سپیکر صاحبہ، سب سے پہلے جو نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ نے جو کمیٹیوں کے بارے میں سوال کیا، تو مجھے تو اس کے بارے میں پتہ نہیں ہے-----

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ نے تالیاں بجائیں)

وزیر زکواۃ عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں: باقی میں پوچھ لوں گا کیونکہ میں ابھی ابھی آیا ہوں کہ کیوں ابھی تک یہ کمیٹیاں نہیں بنی ہیں، اگر بنی ہیں تو پھر میں ان کے ساتھ شیئر کر لوں گا، اگر نہیں بنی ہے، تو یہ میرے ساتھ مل لیں، میں ان کو بلاؤں گا، چیئرپرسن کو اور ان کے ساتھ بٹھاؤں گا اور جو جو کمیٹی نہیں بنی ہے تو ان کو ہم بنالیں گے۔ باقی رنجیت بھائی کا جو کوسچن ہے کے Minorities کے کوٹے کا، تو Minorities کو ہم اپنا کوٹہ دے رہے ہیں لیکن ان کا دو فیصد کوٹہ ہے سوشل ویلفیئر کا، زکواۃ میں اتنی

Vacancies نہیں ہیں کہ ہم ان کو دے دیں، باقی ان کا جو حق بنتا ہے ان کو ملا ہو گا، اگر نہیں ملا ہے تو میں ذمہ دار ہوں ان کو اپنا حق دے دیا جائے گا۔

محترمہ چیئرپرسن: Next Question پہ چلیے جاتے ہیں، منسٹر صاحب نے Respond کر دیا ہے، میڈم کو بھی Ensure کرادیا ہے اور آپ کو بھی Ensure کرادیا ہے پھر آپ۔۔۔۔۔

جناب رنجیت سنگھ: دیکھیں جہاں پہ بھی بات ہوتی ہے، دیکھیں یہ ہمارے لئے بڑی شرم کی بات ہے، یہ نہایت شرم اور افسوس کا مقام ہے کہ اسی اسمبلی فلور پہ ہم بار بار ایک چیز کہتے ہیں، ہمارے ممبران کو آج تک نہیں پتہ، ہماری اقلیتی حقوق کے بارے میں ہمارے ممبران اسمبلی کو نہیں پتہ ابھی تک کہ یار ہمارا Two percent quota ہے یا Five percent quota ہے، چلیں سیٹیں ہونا یا نہ ہونا ایک الگ بات ہے لیکن میں، آپ میرے بھائی ہیں، آپ ہمارے لئے بھی قابل احترام ہیں، میں ان کی بات نہیں کر رہا لیکن آج تک کیوں انہیں نہیں پتہ کہ ہمارے لئے پانچ فیصد کوٹہ ہے کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں؟ میں یہی چیز آگے بھی کہہ رہا تھا کہ میں چاہوں گا کہ آج آپ رولنگ دیں یہاں سے کہ جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، جہاں پہ ہمارا کوٹہ ہے اور وہ کوٹہ ہماری حکومت نے کیا ہوا ہے اور وہ پانچ فیصد کوٹہ ہے جس کا Credit میرے یہ اقلیتی ایم پی ایز ہمیشہ بڑی بڑی تقریروں میں کرتے ہیں، کھڑے ہو کے کہ ہم نے آپ کے لئے پانچ فیصد کوٹہ کیا، پانچ فیصد کوٹہ کیا۔ میرے بھائی آپ کے تو خود ہی پی ٹی آئی کے ممبرز آج اس چیز کو Accept نہیں کر رہے ہیں۔ ان کو نہیں پتہ، پہلے میری درخواست ہے ان سے، دونوں جو میرے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں کہ اپنے ممبران کو بتائیں کہ ہمارا پانچ فیصد کوٹہ ہے اور اس کوٹے کو Implement بھی کیا جائے اور Secondly میں چاہوں گا کہ آپ ایک رولنگ دے دیں کہ جتنے ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ اس کو Implement کریں، ایسا نہ ہو کہ وہ سوئے رہے اسی طرح، ہمارا پانچ فیصد کوٹہ ہے اور وہ پانچ فیصد کوٹہ ابھی میرے خیال میں وزیر بھائی اٹھ بھی گئے ہیں، وہ ضرور اس کو بھی کلیئر کر دیں گے اور ہمارے منسٹر صاحب کو بھی پتہ چل جائے گا۔

محترمہ چیئرپرسن: جی منسٹر صاحب، وزیرزادہ صاحب۔۔۔۔۔

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں): یہ ہمارے دوست ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: وزیرزادہ صاحب کا Mike on کریں۔

وزیر زکواۃ عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں: میڈم سپیکر صاحبہ، یہ ہمارے دوست ہیں جتنا ہمارا حق ہے نوکریوں پہ اتنا ان کا حق ہے۔ یہ آج میرے ساتھ بیٹھ جائیں، اجلاس کے بعد میرے آفس آ جائیں، میں اپنے ڈائریکٹر کو بلاؤں گا اور ان کو میں مطمئن کر لوں گا، ان کا جو بھی حق بنتا ہے تو ان کو اب میرے ڈیپارٹمنٹ میں خاص کر ان کو اپنا حق ملے گا ان شاء اللہ۔

محترمہ چیئر پرسن: وزیر زادہ صاحب، کا Mike کھول دیں۔

جناب وزیر زادہ (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور): میڈم سپیکر، رنجیت صاحب کو اس بات پہ خوش ہونا چاہیئے کہ پاکستان تحریک انصاف کی پچھلی گورنمنٹ نے Three percent quota جو ہے Minorities کو دیا ہے اور اس گورنمنٹ نے Five percent کر دیا ہے، یہ History میں کبھی ہمارے حکومت کے علاوہ کسی گورنمنٹ نے Minorities کو اب، آپ History اٹھا لیں، صرف کلاس فور کے علاوہ کوئی Job نہیں ملتا تھا اور اس پہ Implementation کی بات محترم ایم پی اے صاحب نے جتنی Implementation minorities کے کوٹے کا ان تین سالوں میں ہوا ہے، میں آپ کو بتاؤں 94 لیکچررز کی بھرتی جاری ہے، 94 لیکچررز، ڈاکٹرز، ہمیں انجینئرز نہیں مل رہے ہیں، مختلف ڈیپارٹمنٹس میں جو ہمارا Quota vacant ہے، ہمیں Candidates نہیں مل رہے ہیں یہاں تک Implementation ہے اور یہ بھی میں بتانا چاہوں کہ حالیہ جو جیل پولیس میں بھرتی ہو رہی ہیں یا انجینئرز بھرتی ہوئے ہیں، پولیس میں تو جو Passing marks ہیں، ہماری گورنمنٹ نے وہ بھی کم کر دیئے ہیں Minorities کے لئے، چاہے 20 نمبر لے لیں تب بھی ان کو وہ کر رہے ہیں۔ سوشل ویلفیئر کے حوالے سے جیسے محترم ایم پی اے صاحب نے بات کی، یہ کوئی کچھ مہینے پہلے، کچھ مہینے پہلے ہی 12 پوسٹیں ایڈورٹائز ہوئی تھیں، یہ روزانہ کی بنیاد پر ہو رہی ہیں۔ تو ہماری حکومت، ہم روزانہ لگے ہیں اس پہ Implementation of minority quota میں، تو میں تو ڈیٹا دے دونگا اسٹیبلشمنٹ سے سردار صاحب کو اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ پریس کانفرنس کر کے ہماری حکومت کا شکریہ بھی ادا کریں گے۔

Mst. Chairperson: Thank you Minister Sahib. Question number five, 13931, Inayatullah Khan, lapsed. Question number six, 14092, Mr. Sirajuddin Sahib.

* 14092 _ <u>جناب سراج الدین (سوال محترمہ ریحانہ اسماعیل نے پیش کیا)</u>: کیا وزیر سوشل ویلفیئر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ میں موجود دستکاری سنٹرز کی ضلع وار تعداد کیا ہیں؛

(ب) صوبہ میں کتنے دستکاری سنٹرز سرکاری بلڈنگ، کتنے سنٹرز کرایہ یا عطیہ شدہ بلڈنگز میں قائم ہیں؛

(ج) صوبہ میں دستکاری سنٹرز تعینات عملہ کی سکیل اور ضلع وار تعداد کیا ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں)</u>: (الف) اس وقت محکمہ سماجی بہبود کے تحت کل 123 دستکاری سنٹرز کام کر رہے ہیں جن کی ضلع وار تفصیل (لف) ہے۔

(ب) سرکاری اور کرایہ بلڈنگز میں قائم دستکاری سنٹرز کی تعداد (لف) ہے۔

(ج) محکمہ ہذا میں کام کرنے والے 123 سنٹرز میں کل 123 NCIs مختلف سکیلز (BPS 9, 10, 11, 12) میں کام کر رہے ہیں جبکہ 123 آیا BPS-03 اور 123 چوکیدار BPS-3 میں کام کر رہے ہیں۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: سپلیمنٹری۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: سراج الدین صاحب کے کوئسچن میں، سراج الدین صاحب کے کوئسچن میں؟

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جی۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ کا Mike کھول دیں۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: شکریہ میڈم۔ میڈم، یہ سراج الدین صاحب کا کوئسچن ہے، یہ دستکاری سنٹرز کی تفصیل کا پوچھا گیا ہے لیکن اگر آپ تفصیل دیکھیں تو اس میں Merged اضلاع کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی۔ دوسرا (ب) جز میں دیکھیں تو یہ سارے Rental buildings میں قائم کئے گئے ہیں اور اس تفصیل میں بھی اگر دیکھیں تو یہ ادھر بیٹھے ہوئے ممبران کو کیا سمجھتے ہیں؟ اس تفصیل میں لکھا گیا ہے کوہستان زیرو، زیرو، زیرو، زیرو، تو یہ کونسی تفصیل ہے؟ اور تیسرا اس میں جو انہوں نے (ج) میں جو سوال کیا ہے کہ جس میں تعینات سکیل وار تعداد بتائی جائے، اس میں بھی کوئی Detail نہیں دی گئی۔ تو یہ منسٹر صاحب بتائیں، یہ تو بھیجنا چاہیئے کمیٹی میں، اس میں کوئی بھی تفصیل نہیں ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی میڈم سپیکر صاحبہ، میں اس پہ دوبارہ آپ سے رولنگ مانگنا چاہتی ہو، میں نے آپ سے رولنگ مانگی ہے۔ دیکھیں اگر آپ رولنگ نہیں دیں گی تو میں بار بار اٹھوں گی کیونکہ یہ بہت زیادہ Important چیز ہے، مجھے ان منسٹروں کی Assurance پہ کوئی یقین نہیں ہے، نہ ہی یہ اپنا کام پورا کرتے ہیں۔ یہاں پہ تیمور جھگڑا صاحب نے کتنی Assurances دی ہیں، کہاں گئیں وہ Assurances؟ شوکت یوسفزئی نے کتنی Assurances دی ہیں؟ جب میں نے ان سے کہا کہ پولیس کی تنخواہ کم ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ ڈیپارٹمنٹ تو پولیس کے پاس آتا ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، پولیس کا ڈیپارٹمنٹ تو خود اپنی تنخواہیں زیادہ نہیں کر سکتی ہیں یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ تنخواہیں زیادہ کریں گے۔ تو انہوں نے مجھے غلط جواب دیا لیکن میڈم سپیکر صاحبہ، خدا کے لئے ہاتھ جوڑتی ہوں کہ اس اسمبلی کو اپنے منسٹروں کو کہیں کہ مذاق نہ بنائیں، ہمیں دوسری اسمبلیاں، ہمیں پوری World دیکھ رہی ہوتی ہے براہ راست Coverage سے، تو مہربانی کریں کہ ان کو کہیں کہ آپ رولنگ دیں گی تو تب میں بیٹھوں گی ورنہ میں ہر کوسچن پہ اٹھوں گی، آپ رولنگ دے کے یہ ایک ہفتے کے اندر اندر کمیٹیاں بن جائیں، کیونکہ سیکرٹری صاحبہ سے میری بات ہوئی، انہوں نے بھی، بہت اچھی عورت ہے، وہ Competent عورت ہے، بہت مطلب ان کا جو انداز Work ہے وہ مجھے بہت پسند ہے لیکن اس کے باوجود ان کو Hurdles ہیں۔ تو وہ Hurdles کون دور کرے گا، کیبنٹ میں کون کرے گا۔ تو یہی منسٹر صاحب کریں گے نا، سیکرٹری صاحبہ تو نہیں بیٹھی ہوں گی نا وہاں پہ؟ تو ان سے Assurance لیں۔ ان سے یہ مجھے Assurance دے دیں کہ ایک ہفتے کے اندر یا پندرہ دن کے اندر اندر یہ کمیٹیاں بن جائیں گی کیونکہ دو سال ہو گئے ہیں۔ Enough is enough Madam Speaker صاحبہ، ان منسٹروں کو بھی ذرا کچھ ڈانٹ پلا دیا کریں۔ ہمیں تو آپ کہتی ہے Mike بند کر دیں، فلاناں کر دیں، دھمکا نا کر دیں لیکن ان کو بھی تو بتائیں نا کہ ان کا کیا، یہ Salaries کس بات کی لیتے ہیں مجھے بتائیں، یہ Salaries کس بات کی لیتے ہیں؟

محترمہ چیئرپرسن: میڈم! آپ کا پوائنٹ آگیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، آپ مجھے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: منسٹر صاحب Respond کر دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، آپ مجھے رولنگ دیں، آپ ان کو رولنگ دیں۔

محترمہ چیئرپرسن: سپلیمنٹری کوئسچن دوسرا بھی ہو جائے، اس کے بعد پھر کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Okay، ورنہ میں پھر اٹھوں گی۔

محترمہ چیئرپرسن: جی جی، آپ کا اس میں سپلیمنٹری کوئسچن ہے؟

میاں نثار گل: جی مجھے ایک بات کا موقع دیں۔

محترمہ چیئرپرسن: کوئسچن ہے آپ کا؟

میاں نثار گل: آپ کو مبارکباد دے رہا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: وہ بعد میں پھر کر لیں گے، پھر یہ کوئسچن۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: جلدی جلدی، سوال ہے میرا، آپ مجھے فلور دے دینا؟

محترمہ چیئرپرسن: جی جی۔

نکتہ اعتراض

میاں نثار گل: سپیکر صاحبہ، آپ کو مبارک ہو لیکن اسمبلی کو رولز آف بزنس پہ چلنا چاہیئے، آپ کے ساتھ پاور ہے، آپ سپیکر ہیں، ادھر جب ایک سوال آتا ہے، اس سے پہلے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کہتا ہے کہ جب Mover موجود نہیں ہوتا تو پھر اس پہ آپ بات نہیں کر سکتے۔ ہم یہ بولا کرتے تھے کہ یہ پراپرٹی ہوتی ہے اسمبلی کی اور آج Mover نہیں ہے اور آپ اس پہ ضمنی سوالات بھی لے رہی ہیں۔ آج آپ نے پھر رولنگ دینی ہو گی کہ اس کے بعد جو بھی سوالات آئیں گے وہ پھر اسمبلی پراپرٹی ہو گی اور اس میں اگر Mover نہ بھی ہو تو ہم ضمنی سوالات کر سکتے ہیں، کیونکہ اسمبلی کو ایک مرضی پہ نہیں چلنا چاہیئے، اس کرسی کے جو رولز ہیں، جو بزنس ہے اسی پہ چلنا چاہیئے، آپ نے اس پہ رولنگ دینی ہو گی کہ آیا اس کے بعد اس سے پہلے سپیکر نے اگر کوئی سوال، ہم کہتے ہیں کہ اسمبلی میں آیا ہوا ہے ہمیں موقع دے دیں، وہ کہتے ہیں کہ Mover موجود نہیں ہے اور آج آپ نے موقع دے دیا۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ کس طرح چل رہی ہے یہ اسمبلی؟ Thank you so much۔

محترمہ چیئرپرسن: نثار گل صاحب! میرے خیال میں اس میں رولنگ کی ضرورت نہیں ہے، میں نے Consultation کی تو اس کے بعد Allow کیا، 45 نمبر Rule ہے اور اس میں (3) Sub-rule ہے:

"If on a question being called, it is not put or the Member in whose name it stands is absent, the Speaker, at the request of any other Member, may direct that the answer to it be given."

منسٹر صاحب Respond کردیں، پلیز۔

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں): جو سراج الدین خان کا کوئسچن ہے جو انہوں نے کیا تھا؟

محترمہ چیئرپرسن: وہی والا۔

وزیر زکواۃ عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں: اس کا جواب انہوں نے، ہم نے Detail سے دیا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: لیکن اس میں سپلیمنٹری کوئسچز ہیں ایک ریحانہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک میرا سپلیمنٹری ہے ایک اس کا سپلیمنٹری ہے۔

وزیر زکواۃ عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں: آپ کے سپلیمنٹری کا میں پندرہ دن آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں، پندرہ دن کے اندر اندر جتنی بھی کمیٹیاں نہیں بنی ہیں، (تالیاں) ادھوری ہیں وہ ان شاءاللہ ہم بنالیں گے۔

محترمہ چیئرپرسن: اس میں Merged areas کی Details نہیں تھیں وہ ان کو اگر Provide کئے جائیں۔

وزیر زکواۃ عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں: بالکل جی Merged areas کی بھی ہیں ہم نے پوری Planning کی ہے Merged areas کے لئے پھر میں کسی ٹائم ان کو Detail بتادوں گا۔ باقی سراج الدین خان کا جو کوئسچن ہے ان کا تو Detailed جواب ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آیا ہوا ہے کہ اس وقت محکمہ سماجی بہبود کے تحت کل 123 دستکاری سنٹرز کام کر رہے ہیں جن کی ضلع وار تفصیل لف ہے، موجود ہیں۔ سرکاری اور کرایہ بلڈنگز میں قائم شدہ دستکاری سنٹرز کی تعداد لف ہے، وہ ساری Detail موجود ہے۔ محکمہ ہذا میں کام کرنے والے 123 سنٹرز میں کل 123 NCIs مختلف سکیلز (BPS 9, 10, 11, 12)، کام کر رہے ہیں جبکہ 123 آیا BPS-3، 123 چوکیدار BPS-3 تین کام کر رہے ہیں۔ تو ان کی پوری Detail اس کے ساتھ موجود ہے۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: جی منسٹر صاحب! ریحانہ اسماعیل صاحب کو تو آپ نے Ensure کرا دیا۔ میڈم کا Concern وہی ہے کہ وہ Committees ابھی تک نہیں بن رہی اور اس میں میرے خیال سے میں بھی Involve رہی ہوں اور یہ دو سال ہو گئے ہیں، اس Bill کے حوالے سے چیف سیکرٹری آفس کو بھی On board لیا گیا ہے اور سیکرٹری صاحبہ بھی اس میں لگی ہوئی ہے لیکن وہ Committee ensure کرانی ہے تب ہی وہ Implementation ہو سکے گا جو Law ہم نے پاس کیا تھا۔

<u>وزیر زکواۃ عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں</u>: میڈم سپیکر صاحبہ، مجھے تو تقریباً تین چار مہینے ہو گئے کہ مجھے یہ ڈیپارٹمنٹ ملا ہے۔ میں ان شاء اللہ آپ کو بھی Assure کراتا ہوں اور پورے ہاؤس کو Ensure کراتا ہوں کہ پندرہ دن کے اندر اندر جتنی بھی کمیٹیاں نہیں .بنی ہیں اہ ان شاء اللہ ہم پوری کریں گے اور بنالیں گے۔

<u>Mst. Chairperson</u>: Thank you. Question No. 13991, Sahibzada Sanaullah, lapsed. Question number eight, 14674, Mst. Samar Haroon Bilour, lapsed. Question number nine, 13996, Mr. Salahuddin.

* 13996 _ <u>Mr. Salahuddin:</u> Will the Minister for Finance state that:
(a) How many banks are operating in Khyber Pakhtunkhwa;
(b) How much profit are these banks making in Khyber Pakhtunkhwa;
(c) How much of their profit are these banks investing in Khyber Pakhtunkhwa;
(d) All the details may be provided please?

<u>Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance) (Replied by Minister Law)</u>: Since the question pertains to seeking information from the Banking sectors, therefore, State Bank of Pakistan as well as Bank of Khyber Pakhtunkhwa (being Provincial Bank) was asked for provision of the said information (Annex-I & II). In reply the Bank of Khyber stated that the requisite information pertains to other Banks in the industry which is not publicly available (Annex-III). The State Bank of Pakistan also replied that their regional offices of SBP-BSC do not have access to such information and suggested to approach the office of the Governor State Bank of Pakistan, Karachi (Annex-IV). Subsequently, office of the

Governor SBP Karachi was requested (Annex-V), which now replied as under (Annex-VI):

- <u>Reply to S.No A.</u> Total number of banking branches operating across the country is 16567 as on 30-06-2021. Currently 27 commercial banks and 09 Microfinance banks are operating in KP with 1868 branches and 91 branches respectively. Moreover, 72232 branches banking agents are also operating in KP.
- <u>Reply to S.No. B</u>. Each bank's profit is consolidated at their Head office level country-wide and is disclosed in their annual financial statements. The financial statements (closing balances of schedule banks 2019) of the banks are at (Annex-VII). Besides, financial outreach of banks in the rural and underserved areas of the country with special focus on KP and Balochistan has always remain one of the top most agendas of SBP's National Financial inclusion Strategy.
- <u>Reply to S.No. C.</u> SBP encourages all the banks to enhance their footprint and lending in smaller provinces. Tough, the banks do not maintain the information on appropriation of its profits in any particular province. However, the growing trend of bank's branch/ATM/BB Agent network in KP reflects that the banks are reinvesting considerable amount of resources in KP. Trend in bank's network expansion in KP is given below:

Description	Dec-17	Dec-18	Dec-19	Dec-20
Branches	1,537	1,667	1,744	1,803
ATMs	1,160	1,288	1,393	1,504
Branchless Banking Agents	41,369	43,788	68,946	72,232

<u>Mr. Salahuddin</u>: Thank you Madam Chairperson. My question was related to how many banks are working in Pakhtunkhwa and it's very ironical; it's very ironical to note that the current government of Pakhtunkhwa they had no clue of it; they did not know that to how many banks are operating. Then in annexure I & II of their response, they are telling me of their interaction with different banks, with the State Banks of Pakistan, they are getting all these information from, okay fair enough, but later on I was told that okay that many banks are operating but then I asked how much profits are these banks, these microfinance banks, this one, these banks, how much of the profit these banks making in Khyber

Pakhtunkhwa and I was told, they have no clue, they have no idea and they have no access and then they are at their annexures they are telling me that they had some conversation with different banks and they were told to go to the State Bank of Pakistan or to the Governor State Bank of Pakistan,) well they could have very well contacted or got these information from the Federal Beauru of Statistics but they did not do, they did not bother, they are not taking our questions seriously and this is not only my question this is the Assembly question so they should have taken it very seriously so I am not in general not happy with this reply because they have no idea how much profit are they making in Pakhtunkhwa and how much of their profit or they are reinvesting in Khyber Pakhtukhwa at all, if I could have a response, please.

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: گورنمنٹ سے کون Respond کرے گا؟

<u>جناب نثار خان</u>: میڈم! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: سپلیمنٹری ہے میری۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: جی نثار صاحب کا Mike کھول دیں، Mike کھول دیں نثار صاحب کا۔

<u>میاں نثار گل</u>: وہ کہتے ہیں کہ فلور مجھے دے دیا۔

<u>جناب نثار احمد</u>: شکریه سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ د صلاح الدین صاحب کوئسچن د بینک په حواله دے نو زه به صرف دومره یو خبره جی خپله Add کول غواړمه چې زمونږه د مهمند ډیم درې سوه نهه اربه روپئ چې کومې زمونږ د صوبې په انتظامی دغه کبنې دلته لګیا دی خرچ کیږی خو د هغې پیسې پنجاب بینک کبنې جمع کیږی، د هغې چې کوم آمدنی ده او کومه ګټه څه حساب بینک کوی هغه هغه طرف ته روانه ده۔ زما به خواست وی چې صوبائی حکومت د په دې باندې په سنجیدګئ سره دغه واخلی څومره پیسې چې دلته په پراجیکټو کبنې خرچ کیږی چې هغه د خیبر بینک د لارې خرچ کیږی چې فائده ئې زمونږ صوبې ته پاتې کیږی۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: گورنمنٹ سے کون Respond کرے گا؟

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: جی میرا ایک سپلیمنٹر سوال ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی ان کا Mike کھول دیں۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ۔ میں نے اس دن بھی چند روز پہلے بھی اس حوالے سے بات کی تھی لیکن شاید ہمیں یہاں امید تھی کہ جب ہم یہاں بات کرتے ہیں تو Definitely اس کا کوئی نہ کوئی ہمیں جواب ملتا ہو گا۔ ہمارے صوبے کا بینک ہے خیبر بینک اور ہمارے اپنے صوبے کے ڈیپارٹمنٹس ہیں، میں اس سے پہلے بھی یہ بات کر چکا ہوں کہ امدادی Cheques تقسیم کئے جا رہے ہیں ہمارے اوقاف ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اور وہ چیکس صرف ابھی یہ ایک وہ ردی کی طرح پڑے ہوئے ہیں کیونکہ صوبہ خیبر پختونخوا کا اپنا بینک خیبر بینک جو ہے وہ اس وقت لوگوں کے جو ہیں اکاؤنٹس کھولنے کو تیار نہیں ہے، لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میری آپ سے Request ہے کہ آپ یہاں سے ضرور رولنگ دیں کہ یہاں جتنے بھی Minorities ہیں ان کے خیبر بینک میں اکاؤنٹ کھولا جائے تاکہ وہ اپنے Cheques کو Cash کرا سکیں۔ اگر ایسا نہیں کر سکتے تو میری Request یہ بھی ہے کہ Open cheque دیا جائے یا تو کیونکہ اتنے نالائق سیکرٹریز وہاں بٹھا دیئے جاتے ہیں جو Minorities کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ذرا سی بھی تکلیف نہیں کرتے۔ میں سیکرٹری اوقاف کی بات کرتا ہوں، کل غالباً جا بھی چکا ہے۔ وہ اتنا نالائق سیکرٹری تھا کہ اس کے پاس یہ، یہ بات ہم بتاتے بھی نہیں لیکن اس نے حل نکالنے کی کوشش نہیں کی۔ ان کو یہ پتہ ہے کہ مجھے Crossed cheque دینا ہے وہاں پہ اور اس کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے، وہ Crossed cheques دیتے ہیں اور وہاں پہ جو بیوائیں، جو مالی امداد کے مستحق لوگ تھے، جو سٹوڈنٹس تھے ان Cheques کو گھروں میں لے کے بیٹھے ہیں نہ وہ بچے فیسیں جمع کرا سکتے تھے اور نہ وہ Cheque ان کا کسی کام آ رہا تھا۔ میری آپ سے Request ہے یا تو ڈیپارٹمنٹ کو کہا جائے کہ ان لوگوں کو ایسے Cheques نہ دیئے جائیں Open cheques دیئے جائیں یا پھر خیبر پختونخوا کا اپنا جو بینک ہے ہمارا، خیبر بینک کو یہ کہا جائے کہ آپ لوگوں کے اکاؤنٹس کھولیں، آپ ان کو Facilitate کریں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اس دن کہنے کا، آج امید ہے کہ آج آپ بیٹھی ہیں تو ان شاء اللہ کوئی نہ کوئی ریزلٹ ضرور نکلے گا۔

محترمہ چیئرپرسن: جی آپ کا کوسچن آ گیا۔ گورنمنٹ سے کون Respond کرے گا؟

جناب رنجیت سنگھ: کوئی بھی نہیں ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you Madam۔ صلاح الدین صاحب کے کوئسچن کا پہلے جواب دے دوں۔ ان کو تو میرے خیال میں تفصیل دی گئی ہے I don't Know کہ ان کو اور کیا تفصیل چاہیئے۔ اس میں انہوں نے Number of Banks بھی کہ یہ بتا دیئے اور Annexure VII پہ جو Profit یہ Gain کر رہے تھے Basically Madam جو Banks ہوتے ہیں ان کے Profit پہ تو اتنا ہم نہیں جا سکتے کیونکہ ان کی اپنی ایک وہ ہے لیکن جو اس صوبے کے ساتھ جو ان کا کہنا ہے کہ Reinvest ادھر کس طرح کر رہے ہیں؟ تو میڈم، Reinvest اگر آپ دیکھیں اس پہ سوال تو جواب میں ان کو دسمبر 19-18-2017 اور 2020 کے Figures دیئے گئے ہیں، وہ Branches جو ہیں وہ ان کی بڑھ رہی ہیں تو جو بڑھ رہی ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کی یہاں پہ Reinvestment ہو رہی ہیں اور Reinvestment جو Branch بڑھتی ہے تو اس میں ان کے Obviously employees بھی لئے جاتے ہیں، تو اس طرح جو ہے ہماری صوبے کی جو Economy ہے اس کے ساتھ تھوڑی سی بھی Help-out ہو رہی ہے، یہ جواب ہے اور باقی تو ان کو میرے خیال میں تفصیل ساری دی گئی ہے کہ کتنے Branches ہیں اور وہ وغیرہ، میں نہیں سمجھتا کہ ان کو اب کیا تفصیل چاہیئے۔ نثار بھائی نے جو کہا ہے تو وہ تو اس کے سوال کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے تو میں ان کا پتہ کروالوں گا اس کا مجھے اس وقت، اس سوال کے ساتھ وہ تعلق نہیں رکھتا، Fresh Question میں اگر ہے تو پھر بھی اس کا میں جواب دے دوں گا۔

محترمہ چیئرپرسن: Minorities کا جو کوئسچن تھا۔۔۔۔۔

وزیر قانون: Minorities کا بھی میں وہ سوال، میں ان کو میڈم، میڈم! ان کو میں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھادوں گا اور میں ان کو Assurance، فنانس کے ساتھ۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: وزیرزادہ صاحب! اگر آپ Respond کریں، اس پہ پھر اگر Fresh Question آپ لے آئیں تو اس کو اس طرح سے Respond کر دیں گے۔

وزیر قانون: جی بالکل، ہے بھی اسی طرح جی لیکن میں ان کو۔۔۔۔۔

جناب وزیرزادہ (معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور): میں بتا دیتا ہوں۔

وزیر قانون: چلیں آپ، یہ جواب دے رہے ہیں اس کو۔

محترمہ چیئرپرسن: جی وزیرزادہ صاحب، وزیرزادہ صاحب کا Mike-----

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور: جی میڈم سپیکر، یہ سردار صاحب ایک طرف تو کہہ رہا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ میں کچھ نہیں ہو رہا ہے پھر خود ہی کہتے ہیں کہ Cheques بن رہے ہیں-----

(قطع کلامی)

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور: میں آ رہا ہوں اس پہ۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ سنیں، آپ نے بات کر لی اب ان کی بات سنیں، آپ ان کی بات سنیں۔

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور: اور خود ہی کہتے ہیں، اور یہ خود ہی کہتے ہیں کہ بڑے اچھے لوگوں کو Cheques دے رہے ہیں خود ہی اپنے سوالات کے نفی-----

(قطع کلامی)

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور: یہ آج تک، یہ آج تک کوئی------

(قطع کلامی)

محترمہ چیئرپرسن: آپ بات سنیں اپنی بات۔

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور: Being a minority میرے پاس اس کی چرچ ہے، کوئی بھی آج تک میرے پاس نہیں آیا ہے کہ خیبر بینک یا کسی بینک میں ہمارے اکاؤنٹس نہیں کھولے جا رہے ہیں۔ اگر ایسا کوئی ہے-----

(قطع کلامی)

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور: دیکھیں یہاں پہ جتنے لوگوں کو ہم نے نوشہرہ سے لے کے ڈی آئی خان تک Cheques دیئے ہیں وہ، یہ Irrelevant question اس لئے ہے کہ بینک کو جو بھی جائے اس کی Formalities پوری کرتے ہیں وہ اکاؤنٹ کھول دیتے ہیں یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ Minorities کے اکاؤنٹس میرے ساتھ آئیں، میں آپ کے ساتھ بینک چلا جاؤں گا ایسی کوئی بات ہے تو میرے ساتھ چلیں وہاں پہ اور یہ ویسے Irrelevant question ہے یہ۔

(تالیاں)

Mst. Chairperson: Question number ten, 14137, Mr. Khushdil Khan Advocate, lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

13831 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خواتین کو کاروباری مواقع فراہم کرنے کے حوالے سے محکمہ کی زیر نگرانی کوئی منصوبہ جاری یا زیر غور ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں میں اس منصوبہ سے کتنی خواتین کس کس مد میں کس حد تک مستفید ہوئیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ عشر و سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور ترقی نسواں): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و بااختیار خواتین صوبہ خیبر پختونخوا نے خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے 15-2014 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایک سکیم موسوم (خیبر پختونخوا میں 125 دستکاری مراکز کا قیام) شروع کیا جس کی کل لاگت 301.128 ملین روپے تھی اور منصوبہ جون 2020 تک چلتا رہا اور اپنی تکمیل کی بنیاد کو پہنچ گیا جس میں کل 105 مراکز کو فعال بنایا گیا اور اس میں 210 خواتین کو پانچ سال کے لئے ملازمت عطا کی گئی۔ ان مراکز میں تقریباً 12 ہزار 350 خواتین کو مختلف ہنر مثلاً کشیدہ کاری، سلائی کڑھائی، مینہ کاری اور چمڑے کا کام وغیرہ سکھایا۔ مراکز کی ضلع وار تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

مندرجہ بالا سکیم کو 20-2019 میں سالانہ ترقیاتی سکیم ADP سے نکالا گیا لیکن اگلے سال حکام بالا کے ہدایات کے مطابق منصوبہ کو Non-ADP سکیم منظور کرائی گئی جس کی کل لاگت 99.645 ملین روپے تھی جس کے تحت ان تمام ملازمین کو ایک سال کی تنخواہیں دی گئیں۔ بعد میں سکیم ختم کر کے ملازمین کی SNE برائے ریگولر بجٹ کر کے فنانس ڈیپارٹمنٹ بھجوادی گئی، تاحال وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں زیر التواء ہے۔ مزید برآں محکمہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و بااختیار خواتین کے زیر انتظام خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں 117 ریگولر دستکاری سنٹرز بھی کام کر رہے ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

13931 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ کے تحت بعض پراجیکٹوں کو اپنی اصلی لاگت سے کئی گنا زیادہ بڑھانے کی اجازت ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اگر کوئی پراجیکٹ اپنی اصلی لاگت سے دس فیصد سے تجاوز کر جائے تو وزیر اعلیٰ صاحب کے اختیار کے تحت مذکورہ حد میں نرمی کی جاتی ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ صورتحال میں مذکورہ قانون کے مطابق پبلک نوٹسز جاری کئے جائیں گے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 2013 سے 2020 کے عرصہ کے دوران وزیر اعلیٰ صاحب نے کتنی بار مذکورہ قانون کے تحت پراجیکٹ کی مقرر حد سے تجاوز کرنے کی صورت میں نرمی کی ہے، اگر کی ہے تو کس اخبار میں پبلک نوٹسز جاری کئے ہیں۔ اخبارات میں مشتہر شدہ پبلک نوٹسز کے نقول فراہم کی جائے۔ نیز اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ)</u>: (الف) درست نہیں KPPRA Act, Section 33 (2) اور (b)(i) (c) KPPRA Rules 10 (c) (i) اور (v) (c) 18 کے تحت ایک محکمہ کو کنٹریکٹ کی مقررہ حد میں صرف پندرہ فیصد تک اضافہ کی اجازت دیتا ہے۔

(ب) درست نہیں KPPRA Act 2012 کے Section 14 (1) (i) کے تحت حکومت مخصوص حالات میں پندرہ فیصد سے زیادہ کی صورت میں KPPRA Act 2012 کی کسی ایک یا تمام شقوں سے چھوٹ دے سکتی ہے جس کو مندرجہ ذیل الفاظ بیان کیا گیا ہے:

"Government on a specific request of the procuring entity or in public interest may exempt a procuring entity from some or all of the provisions of this Act for which reasons shall be recorded in writing. Government may seek comments of the Authority, if so required."

(ج) درست ہے۔ KPPRA Act 2012 کے Section 14 (2) کے تحت حکومت دی گئی چھوٹ کی تشہیر اخبارات کے ذریعے عوام الناس تک پہنچائے گی جس کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

"Government shall notify the exemption and publish the same for public consumption in the print media."

(د) تمام محکمہ جات کے انتظامی سربراہان سے بذریعہ خط نمبر KPPRA/Enf/Advice/12-83/2016-17/7209-17 مورخہ 24-01-2017 اور یاد دہانی خط نمبر KPPRA/Enf/Advice/13-

4/2016-17/7343-51 مورخہ 15-02-2017 مذکورہ معلومات KPPRA کو ارسال کرنے کی درخواست کی جاچکی ہے۔اس سلسلے میں متعلقہ محکمہ بھی اسمبلی کو آگاہ کر سکتا ہے۔

13991 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)آیایہ درست ہے کہ صوبائی کابینہ کے ہونے والے اجلاس مورخہ 4 مئی 2018 میں تمام انجینئرز کو 1.5% ٹیکینکل الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ ٹیکنیکل الاؤنس صرف پانچ محکموں کو دیا گیا ہے جن میں محکمہ مواصلات و تعمیرات،بلدیات،آبنوشی،آبپاشی اور معدنیات شامل ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو باقی محکموں کے انجنیئرز کو ٹیکینکل الاؤنس کے حق سے محروم رکھا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): (الف) 24-05-2018 کو صوبائی کابینہ کے اجلاس کے بعد جاری کردہ نوٹیفکیشن میں مندرجہ ذیل محکموں کے انجینئرز کو 1.5% بنیادی تنخواہ کے برابر ٹیکینکل الاؤنس کی منظوری دی جس میں تعمیرات و مواصلات،آبپاشی،آبنوشی وبلدیات شامل ہیں۔

(ب) ہاں۔

(ج) حکومت دیگر جماعتوں کی بھی حوصلہ افزائی کرے گی کہ وہ بجٹ سے پہلے الاؤنسز کے لئے تجاویز پیش کریں جن پر دستیاب مالی وسائل کے مطابق میرٹ پر فیصلہ کیا جائے گا۔

14674 _ Mst. Samar Haroon Bilour: Will the Minister for Social Welfare & Women Empowerment state that:

(a) In pursuance of the Judgment of the esteemed Lahore High Court dated 15.03.2017 WP No. 7122/2017, the Government has been directed to gather the census of real disabled people;

(b) Whether the said census is gathers in such a manner that differentiates between male and female? As this date will help in future planning?

Mr. Anwar Zeb Khan (Minister for Zakat Ushr, Social Welfare, Special Education and Women's Empowerment): (a) Yes. In pursuance of the Judgment of esteemed Lahore High Court and as per the mandate of this Department, Provincial Council for the

Rehabilitant of Disabled Persons (PCRDP), collects the data of persons with Disabilities (PWDs).
(b) Yes. It is collected and compiled in such manner that differentiate among all the categories of PWDs. (Detail of the compiled data is annexed.

14137 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیایہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2013 کی شق نمبر 53 سب شق نمبر 4 کے تحت فانس کمیشن گورنمنٹ کو سالانہ رپورٹ پیش کرے گا جو کہ صوبائی اسمبلی میں پیش کرے گی؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال مذکورہ قانون کے تحت کتنی سالانہ رپورٹیں پیش کی جاچکی ہیں اور حکومت نے صوبائی اسمبلی میں کتنی سالانہ رپورٹیں پیش کی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز کیا ہر ممبر صوبائی اسمبلی کو سالانہ رپورٹ کی کاپی فراہم کی گئی ہے؟

(سوال کا محکمانہ جواب موصول نہیں ہوا)

اراکین کی رخصت

محترمہ چیئرپرسن: 'Leave applications', Item No. 3 'Leave applications':
محترمہ بصیرت خان صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب سراج الدین صاحب ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب عنایت اللہ خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب اکبر ایوب خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب اشتیاق ارمڑ صاحب ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب فضل حکیم خان ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب ظہور شاکر صاحب مشیر وزیر اعلیٰ آج کے لئے؛ ڈاکٹر محمد، ڈاکٹر امجد علی صوبائی وزیر آج کے لئے؛ جناب شکیل احمد صوبائی وزیر آج کے لئے؛ مدیحہ نثار صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے؛ آسیہ خٹک صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے؛ ساجدہ حنیف صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے؛ شگفتہ ملک صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے؛ عائشہ بی بی ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب آصف خان ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ انیتہ محسود صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

جناب نثار احمد: میڈم!پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: پوائنٹ آف آرڈر، ایجنڈا پورا ہو جائے اس کے بعد دیں گے، ایجنڈا پورا ہو جائے اس کے بعد لیں گے۔ Item No. 5, privilege motion, Sardar Ranjeet Singh MPA----

جناب نثار احمد: میڈم! پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: ایجنڈا پورا ہو جائے اس کے بعد لیں گے، پوائنٹ آف آرڈر اس کے بعد لیں گے، ایجنڈا پورا ہو جائے اس کے بعد لیں گے۔

جناب نثار احمد: پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر-----۔

محترمہ چیئرپرسن: پورا ہو جائے Item-----۔

جناب نثار احمد: په پوائنټ آف آرډر باندې موقع را کړه-----

محترمہ چیئرپرسن: ایجنڈا پورا ہو جائے اس کے بعد لیں گے۔

جناب نثار احمد: په پوائنټ آف آرډر باندې موقع غواړم، بالکل نن به-----

محترمہ چیئرپرسن: ایجنڈا پورا ہو جائے اس کے بعد لیں گے جی۔

جناب نثار احمد: بهر په روډونو خلق ناست دی۔

Mst: Chairperson: ‘Privilege Motions’: Item No. 5.

سردار رنجیت سنگھ صاحب!آپ اپنی Privilege motion present کریں۔

جناب رنجیت سنگھ: خیر ہے میڈم دے دیں، دے دیں کوئی بات نہیں۔

جناب نثار احمد: په پوائنټ آف آرډر باندې موقع غواړم-----

محترمہ چیئرپرسن: ایجنڈا پورا ہو جائے۔

جناب نثار احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: ایجنڈا پورا ہو جائے۔

جناب نثار احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: ایجنڈا پورا ہو جائے اس کے بعد لیں گے۔

جناب نثار احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: ایجنڈا پورا ہو جائے اس کے بعد لیں گے۔

جناب نثار احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: جی رنجیت سنگھ صاحب! آپ اپنی Privilege motion present کریں، Privilege motion present کریں آپ اپنی۔۔۔۔۔

جناب نثار احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: Agenda items پورے ہو جائیں میں آپ کو دے رہی ہوں۔ میں آپ کو دے رہی ہوں، ایجنڈا پورا ہو جائے میں آپ کو دے رہی ہوں۔۔۔۔۔

جناب نثار احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: پہلے ایجنڈا پورا ہونے دیں۔ رنجیت سنگھ صاحب! آپ Present کریں اپنی Privilege motion۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، گزشتہ دنوں بروز منگل 31 مئی 2022 کو میں کسی کام کے سلسلے میں۔۔۔۔۔

جناب نثار احمد: هر چا ته موقع ملاویږی د غه رنګې ما ته به هم موقع را کوئ۔

محترمہ چیئرپرسن: Privilege motion کو Present کریں۔

جناب نثار احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: Agenda items پورے ہو جائیں میں آپ کو دے رہی ہوں۔

جناب نثار احمد: هم داسې خبره کوؤ په پوائنټ آف آرډر، په دیکبنې خو هډو د ایجنډې څه خبره۔۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ایجنڈا پورا ہو جائے میں آپ کو دے رہی ہوں پوائنٹ آف آرڈر۔ جی رنجیت سنگھ صاحب! اپنی Privilege motion present کریں، آپ Present کریں پلیز۔

جناب رنجیت سنگھ: گزشتہ دنوں بروز منگل مورخہ 31 مئی 2022 کو میں کسی کام کے سلسلے میں محکمہ اوقاف گیا تھا۔ دفتر جاتے ہوئے میں نے کچھ بزرگ خواتین کو سیڑھیاں چڑھ کے Fourth floor کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ میں نے ان خواتین سے دفتر آنے کی وجہ پوچھی تو پتہ چلا کہ وہ اپنے مالی امداد کے

Cheques وصول کرنے آئی ہیں۔ میں نے ان کو متعلقہ دفتر پہنچنے میں مدد کی اور دیکھا کہ وہاں پہ کئی بزرگ خواتین اپنے Cheques وصول کرنے کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں نے اس معاملے پہ سیکرٹری اوقاف سے ملاقات کی اور ان سے مالی امداد کے حوالے سے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> مړه نثار خان! کېښینه یو منټ۔

<u>جناب نثار احمد:</u> نه نه، نه کېښینم۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> آپ پورا کریں، آپ اپنی Privilege motion پوری کریں۔

<u>جناب نثار احمد:</u> پوائنټ آف آرډر ایجنډې د پاره غواړو چې ایجنډا کښې څه دی زمونږ دا خبرې ولې نه۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> میں آپ کو دے رہی ہوں ناں، درکوم چې ایجنډا پوره شي ته، پوائنٹ آف آرڈر ایک نہیں ہے بہت سارے ہیں۔ میں آپ کو بھی دے رہی ہوں سب کو دے رہی ہوں۔

<u>جناب نثار احمد:</u> چې ایجنډا پوره شي نو وائی چې اختر تیر شي نو نکریزې په دیوال ته لړه کوه۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> ایجنډا پوره شي زه درکوم، زه درکوم کېښینئ جی صرف دا، پلیز آپ اپنی Privilege motion پوری کریں جی۔

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> میرے کان یہ کھا رہا ہے جی میں کدھر سے پوری کروں مجھے تو اپنی اس پہ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> آپ پوری کریں منسٹر صاحب آپ کو سن رہے ہیں۔

<u>جناب نثار احمد:</u> میں ایجنڈے پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> بزنس پورا ہو جائے ناں میں آپ کو دے رہی ہوں۔ آپ پلیز بیٹھ جائیں، آپ پلیز بیٹھ جائیں میں آپ کو دے رہی ہوں یہ پورا ہو جائے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> دے رہی ہے ناں یار، میں Request کرتا ہوں وہ دیتی ہے ناں، دیکھیں بڑی ضروری چیز ہے اور ہم بھی آپ، اختیار بھائی، اختیار بھائی۔

محترمہ چیئرپرسن: جی جی پلیز آپ Continue کریں، Last میں لے رہے ہیں، Last میں لے رہے ہیں جی۔

جناب رنجیت سنگھ: اختیار بھائی ایک منٹ۔

محترمہ چیئرپرسن: جی پلیز۔

مسئلہ استحقاق

جناب رنجیت سنگھ: میڈم! میں ذرا شروع سے پڑھتا ہوں آپ نے سنا بھی نہیں ہوگا میرے خیال میں۔ گزشتہ دنوں بروز منگل مورخہ 31 مئی 2022 کو میں کسی کام کے سلسلے میں محکمہ اوقاف گیا تھا۔ دفتر جاتے ہوئے میں نے کچھ بزرگ خواتین کو سیڑھیاں چڑھ کے چوتھی منزل کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ میں نے ان خواتین سے دفتر آنے کی وجہ پوچھی تو پتہ چلا کہ وہ مالی امداد کے Cheques وصول کرنے کے لئے آئی ہیں۔ میں نے ان سے متعلقہ دفتر پہنچنے میں مدد کی اور دیکھا کہ وہاں پر کئی اور بزرگ خواتین اپنے Cheques وصول کرنے کے لئے انتظار میں بیٹھی تھیں۔ میں نے اس معاملے پر سیکرٹری اوقاف سے ملاقات کی اور ان سے ان مالی امداد کے حوالے سے کچھ تفصیلات کی درخواست کی۔ تو سیکرٹری اوقاف کا رویہ اتنا انتہائی غیر مناسب تھا، وہ بار بار میرے سوالات کو Ignore کر رہے تھے اور اپنے سٹاف کو بلا کر ان کے ذریعے غیر ضروری سوالات جو کہ میں نہیں کر رہا تھا ان کے جوابات دے رہے تھے۔ جب میں نے ان سے یہ اصرار کیا کہ یہ سوالات تو میں آپ سے پوچھ ہی نہیں رہا تو وہ انتہائی تضحیک آمیز لہجے میں مخاطب ہوئے اور کہا کہ پھر آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں جس پر میں نے ان سے درخواست کی کہ اگر وہ ٹی وی کا Volume تھوڑا سا آہستہ کر دیں تو ان کو میری بات سمجھ آ جائے گی جس پر انہوں نے غیر مناسب انداز میں مجھے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں ٹی وی کی آواز کم نہیں کر سکتا آپ اسی طرح بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔ جس کا مطلب میں سمجھ گیا کہ مجھے جانے کے لئے کہہ رہے ہیں اور وہ میرے مزید گزارشات سننے کو تیار نہیں ہیں۔ ان کا یہ رویہ کوئی پہلی دفعہ نہیں تھا، اس لئے تمام سٹاف کے سامنے وہاں سے باہر جانا مناسب سمجھا تاکہ اپنی مزید تذلیل نہ کرواؤں۔ سیکرٹری اوقاف کے ایک عوامی نمائندے کے ساتھ اس طرح کے رویئے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

سپیکر صاحبہ، میں اس سے پہلے بھی اس معاملے پہ اس دن بھی میں نے بات کی لیکن یہاں سے نہ کوئی رولنگ ہوئی اور نہ کوئی جواب مجھے ایسا ملا جس پہ بندہ کوئی مطمئن ہوتا ہو۔ یہ ڈیپارٹمنٹ کے حالات ہی ایسے ہیں جس پہ یہ ابھی تو ہمارے وزیر بھائی نے کہہ دیا ہے کہ نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہو رہا اس کی ایک Main وجہ ہے کہ وزیرزادہ صاحب یہاں موجود نہیں ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کو ہماری Community کے مسائل کا پتہ نہیں ہوتا۔ اگر آپ دیکھ لیں تو ان کی Daily جو سوشل میڈیا پہ رپورٹ چلتی ہے تو اس میں واحد صرف ایک ہی ان کی سکیم ہوتی ہے کہ آج چترال میں یہ ہو گیا اور آج چترال میں وہ ہو گیا۔ چترال بھی ہمارے صوبے کا حصہ ہے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: اس کی Privilege motion لائیں کہ وہ Respond کرتے ہیں۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: ہمارے صوبے کا حصہ ہے۔ میں بات Complete کرتا ہوں۔ ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے کہ وہ وہاں پہ بھی لوگوں کے کام کرتے ہیں اور بڑی اچھی بات ہے وہ Minorities سے زیادہ Majority کے کام کرتے ہیں اور یہ کریڈٹ کی بات ہے کہ ہمارا بھائی اتنا تگڑا ہے مجھے خوشی ہوتی ہے لیکن یہاں پہ جب وہ ہمارے Minorities کے مسائل کو بھول جاتے ہیں تو اس کا ہمیں بہت دکھ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: جی۔۔۔۔۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: ابھی میں بات کمپلیٹ کر رہا ہوں۔ میں نے اس لئے تحریک استحقاق جمع کرائی تاکہ آپ میری گزارش کو سمجھ سکیں کہ اگر ہے، بات کیا ہے۔ اوقاف ڈیپارٹمنٹ اتنا کمزور ڈیپارٹمنٹ ہے جو کہ نہ معاملات کو ٹھیک کر سکتا ہے اور نہ معاملات کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بات ہم آج نہیں کہہ رہے ہیں پچھلے تین چار سال سے جتنا وقت ہمیں یہاں گزرا ہے، اس میں ہم نے ہمیشہ ان کے اوپر یہ بات چیت کی لیکن کوئی خاطر خواہ نہ اس میں تبدیلی آئی ہے اور نہ انہوں نے اپنے ڈیپاڑٹمنٹ کو سدھارنے کی کوشش کی ہے۔ میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اس قسم کے سیکرٹری کو جو دفتری اوقات میں Volume تیز کر کے خبریں سنتے ہیں یا میوزک سنتے ہیں تو ان کے خلاف ضرور کارروائی ہونی چاہیئے اور سخت سے سخت کارروائی ہونی چاہیئے کہ اس کو پتہ ہونا چاہیئے کہ ایک عوامی نمائندہ جب آپ کے پاس آئے تو اس سے کیسے بات کی جاتی ہے۔ ہم لوگوں کے مسائل لے کر جاتے ہیں۔ ہمارے ایڈوائزر بھی ہمارے لئے

Available نہیں ہیں اور سیکرٹری کا توان سے زیادہ نخرہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس نالائق سیکرٹری کے خلاف ایسی کارروائی کی جائے تاکہ ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: اچھا منسٹر صاحب Respond کر دیں۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: تاکہ جو ہے ہمیشہ اور کو بھی ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: Thank you۔ آپ کی Privilege motion بھی Read-out ہو گی وہ آپ کو Respond کر دیتے ہیں۔ جی منسٹر صاحب، وزیرزادہ صاحب کا Mike کھول دیں۔

<u>جناب وزیرزادہ (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور)</u>: میڈم سپیکر، سب سے پہلے تو یہ ہے کہ اس ہاؤس کے جتنے بھی ممبران ہیں سب قابل عزت ہیں اور تمام ڈیپارٹمنٹس کی ذمہ داری ہے کہ سب کی عزت کریں۔ جس ڈیپارٹمنٹ میں جو بھی جائے چاہے اپوزیشن سے ہو گورنمنٹ سے ہو اس بات پہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔ سردار صاحب نے اس میں دو باتیں کی ہیں ایک تو یہ ہے کہ Cheques کے حوالے سے ہے کہ یہ خواتین جو ہیں وہ سیڑھیاں چڑھ کے اوپر چلی جاتی ہیں ان کے لئے مشکلات ہوتی ہیں۔ دیکھیں میڈم، یہ ہماری حکومت سے پہلے سردار صاحب آپ دیکھیں یہ Cheques ایم پی ایز اپنی جیبوں میں ڈال کے لے جاتے تھے، ہم نے Transparency ensure کیا ہے۔ یہ ایڈورٹائز کرتے ہیں، Crossed cheque دیتے ہیں تاکہ حقدار کو جو Application دے دیں ان کو ان کا حق ملے۔ آج بھی ڈی آئی خان میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے وہاں پہ Cheques تقسیم کر رہے ہیں کل کوہاٹ میں ہوئے ہیں۔ ڈی آئی خان میں، بنوں میں، ہنگو میں گھر کی دہلیز تک ہم وہ پہنچا رہے ہیں، لوگوں کو دے رہے ہیں اور یہ بھی نہیں کہ ابھی دو کروڑ، ایک کروڑ کا گرانٹ ہوا کرتا تھا دو کروڑ کر دیا۔ تاریخ میں پہلی دفعہ دو ارب 45 کروڑ کا بجٹ ہماری گورنمنٹ نے دیا۔ ہم پی ایچ ڈی کی سکالرشپ دے رہے ہیں دس لاکھ، یہ کبھی تاریخ میں نہیں ہوا ہے، ایم فل کی دو لاکھ سکالرشپ دے رہے ہیں۔ آپ اگر History اٹھالیں میں آپ کو 2008 یا اس کی اے ڈی پی آپ دیکھ لیں صرف تین چار کروڑ روپے ہمیں Direct ملتے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں صبح آتا ہوں اور شام تک، میں واحد شاید، سارے ڈیوٹی اچھی کرتے ہیں اور سارے منسٹرز، میں ہر وقت لوگوں کے لئے دستیاب ہوتا ہوں، Every time, every time باقی جو استحقاق کی بات کی ہے سردار صاحب نے ۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: پلیز اس کو Respond کر دیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور: میڈم، میں اس پہ آتا ہوں۔ دیکھیں اس میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی کوئی بات سیکرٹری صاحب جو ابھی اس کا ٹرانسفر ہوا ہے۔ انتہائی Competent، انتہائی Competent officer میں نے دیکھے ہیں، تین چار مہینوں میں Minorities کے لئے Planning Cell بنا لیا ہے، سارے Cheques بنا لئے ہیں، سکالرشپ کی Process complete کی ہے۔ میں کہتا ہوں یہ بات بالکل غلط ہے کہ کوئی نااہل آفیسرز ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں آتے ہیں سارے کمیشن کے Through آتے ہیں، ان کی Training ہوتی ہیں، سارے جو آفیسرز تھے کوئی نااہل نہیں ہے، Incompetent نہیں ہیں۔ (تالیاں) یہ بھی میں کہتا ہوں کہ اس طرح کے الفاظ ہاؤس میں آفیسرز کے بارے میں جو اس ملک کی اور صوبے کی خدمت کرتے ہیں استعمال نہیں کرنے چاہیئے، نہیں کرنی چاہیئے۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: استحقاق، استحقاق یہ Privilege motion کے بارے میں آپ بتائیں۔

(شور)

Mst. Chairperson: House in order, please, House in order, please.

(Pandemonium)

محترمہ چیئرپرسن: House in order, please، آپ Privilege motion کے بارے میں Respond کر دیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور: سردار صاحب کے کوئسچن میں کوئی استحقاق کی بات مجھے نظر نہیں آ رہی ہے۔ اس لئے میں گزارش کر رہا ہوں کہ آپ واپس لے لیں۔ اگر ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں کوئی Issue ہو تو میرے پاس آ جائیں، میں ہوں چوبیس گھنٹے میں آپ کے مسائل حل کر لوں گا۔

(شور)

محترمہ چیئرپرسن: House in order, please۔ جی سردار صاحب! جی سردار صاحب بولیں گے۔ آپ بیٹھ جائیں، پلیز جی۔

جناب رنجیت سنگھ: محترمہ سپیکر صاحبہ، میں وزیر بھائی کی بات وہ کرتا ہوں۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: House in order, please۔ سردار صاحب کو بولنے دیں جی۔

جناب رنجیت سنگھ: وزیر صاحب بھائی کہتے ہیں۔وزیر بھائی ایک جگہ ہمیں یہاں کہہ رہے ہیں کہ ہم گھر کی دہلیز پر Cheques دیتے ہیں کیا اقلیتوں کے گھر چوتھی منزل پر آپ کے دفتر میں بنے ہوئے ہیں؟-----

محترمہ چیئرپرسن: وہ Respond کردیں میں آتی ہوں اس پہ، آپ بھی بیٹھ جائیں۔کمیٹی کے لئے Put up کر دیتے ہیں اس کو۔

جناب رنجیت سنگھ: میڈم، یہ کہتے ہیں کہ ہم گھر کی دہلیز پہ Cheques دیتے ہیں، کیا وہ، میرا تو استحقاق اسی بات پہ تھا-----

محترمہ چیئرپرسن: کمیٹی کے لئے Put up کردیں کہ کمیٹی میں Clear ہو جائے۔

جناب رنجیت سنگھ: کہ کیا Minorities کے گھر آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی چوتھی منزل پہ ہیں جہاں آپ نے خواتین کو-----

محترمہ چیئرپرسن: جی لاء منسٹر صاحب! اس کو سپورٹ کر دیں جی۔ میں آپ کو ٹائم دیتی ہوں جی۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): میڈم، میں ریکویسٹ کروں گا صرف Privilege پہ رہیں یہ Cheque کی بات نہ کریں وہ بعد میں آپ اپنا Issue بعد میں Solve کریں باقی جس طرح وزیرزادہ بھائی نے بھی کہا کہ ہر ایک ممبر کی اپنی ایک Privilege ہے-----

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

وزیر قانون: اور ان کو احساس ہوتا ہے کہ اس کا Breach ہوا ہے تو اس کو کمیٹی میں بھیج دیں جی۔

Mst. Chairperson: Okay. The motion before the House is that the privilege motion No. 184 may be referred to the Privileges Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: So the 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

(Interruption)

محترمہ چیئرپرسن: ایجنڈا پورا ہو جائے آپ کی ممبر کی Adjournment motion ہے۔ایجنڈا پورا ہو جائے تو پھر سب کو ٹائم دوں گی آپ کا بھی ہے۔جی نثار صاحب!

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحبه، شکریه سپیکر صاحبه۔ On Floor of the House زمونږه چیف منسټر صاحب زمونږه څومره پراجیکټس چې دی په Ex-FATA کښې، د هغې د Regular کیدو وعده ئې اوکړه خو تر ننه هم تاسو وینئ زمونږه هغه لیکچررز د پی بی یوز لیکچررز، زمونږه دا استاذان، زمونږه د نورو متعلقه څومره ډیپارټمنټس چې دی تر اوسه پورې په هغې کښې هیڅ نه دی شوی۔ دا دې جون هم ختمیدونکې دے۔ لهٰذا په دې فلور چې کومه وعده اوشی او په هغې باندې باید چې عمل اوشی۔ زما ریکویسټ دے چې نور د Ex-FATA سره دا ظلم بند کړے شی ځکه چې زمونږه سره کوم څومره Down districts نه کوم مونږ ته پراجیکټس کښې د Jobs وئیلې شوی وو چې شل زره Jobs به درکوؤ، په هغې کښې چه کوم څه راکړی دی شل خو نشته خو چې هغه دوه سوه ئې راکړی دی هغه ئې هم د Down districts نه پکښې ډیر رالیږلې دی خو زمونږه ریکویسټ دے چې کوم زمونږ پراجیکټس دی او تاسو مونږه سره منلی دی چې دا پراجیکټس به Regular کوؤ۔ لهٰذا زما ریکویسټ دے چې د بجټ د اجلاس نه مخکښې مخکښې دغه Regular کړئ د بجټ په اجلاس کښې به بیا زمونږه د ټول Ex-FATA د ممبرانو دغلته احتجاج وی مونږه به دغلته خپل احتجاج ته بیا کښینو۔ ډیره مننه۔

محترمہ چیئرپرسن: جی آپ کا پوائنٹ آگیا۔ Item No. 6, ‘Resolutions’ last میں لے لیں گے اس کے لئے specially rules relax کرنے پڑیں گے باقی Resolutions بھی ہیں صرف آپ کا نہیں ہے باقی بھی ہیں آپ کی ایک ممبر کو وہ کر دیا ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ چیئرپرسن: ایجنڈا پورا ہو جائے میں آپ کو پھر دیتی ہوں۔ نگہت صاحبہ کی Adjournment motion ہے وہ لے لیتے ہیں تو Resolutions last میں لیں گے۔

تحریک التواء

Mst. Chairperson: Item No. 6, ‘Adjournment Motion’: Mst. Nighat Orakzai MPA, to please move her adjournment motion No. 406, Mst. Nighat Orakzai!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Thank you Madam Speaker۔ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ حکومت نے مزدوروں کی سرکاری اجرت 21ہزار روپے مقرر کی ہے لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔

اس پہ میں چھوٹی سی بات کرنا چاہوں گی میڈم سپیکر صاحبہ، کہ مجھے بہت سے مطلب جو Labours ہیں انہوں نے مجھے یہ شکایت دی ہے کہ ہر کارخانے میں دو رجسٹر رکھے ہوتے ہیں۔ ایک رجسٹر پہ ان پہ کسی پہ 18 ہزار، کسی پہ 17 ہزار، کسی پہ 16 ہزار پہ ان کو Payment کر دیتے ہیں اور دوسری رجسٹر پہ وہ 21ہزار یا25ہزار جو بھی سرکار نے اجرت مقرر کی ہے اس پہ انگوٹھا بھی لگا لیتے ہیں اور اس پہ وہ بھی کر لیتے ہیں۔ جناب میڈم سپیکر صاحبہ، اس کو اگر آپ Admit کر لیں تو اس پہ بہت سارے لوگ بات کریں گے اور بہت سارے لوگ اس میں اپنا Experience بھی بیان کریں گے کیونکہ پاکستان پیپلز پارٹی مزدوروں کی جماعت ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ مزدوروں کو وہ تمام Facilities ملیں جو کہ ایک عام مزدور کی اجرت جو ہے حضرت عمرؓ سے اگر میں غلط نہیں کہہ رہی ہوں تو کسی نے پوچھا کہ اس سرکاری خزانے سے آپ کو جو اجرت ملتی ہے تو اس سے تو آپ کا گزارہ ناکافی ہے تو انہوں نے کہا کہ اگر میرا گزارہ ناکافی ہے تو میں مزدور کی اجرت بڑھا دوں گا۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے میڈم سپیکر صاحبہ، کہ اس زمانے میں کیونکہ بات بڑی دور تک چلی جائے گی میں پچھلی گورنمنٹ کو نہ کوئی الزام دینا چاہتی ہوں نہ کچھ کرنا چاہتی ہوں لیکن تسلسل سے جو مہنگائی بڑھ رہی ہے وہ کیونکہ ہمارے پاس پورا Data بھی ہے کہ کون IMF کے پاس گیا؟ کس نے چار روپے مہینے کی فی یونٹ بڑھانے کی دستخط کئے؟ کس نے ہر مہینے Fuel بڑھانے کے دستخط کئے؟ لیکن بہرحال چونکہ میری یہ Adjournment motion مزدور کی اجرت تک ہے تو اس کو یہیں پہ میں رہنے دیتی ہوں۔ تو آپ مہربانی کر کے اس کو ہاؤس میں Put کر دیں تاکہ اگر یہ منظور ہوتی ہے تاکہ اس پہ پھر آئندہ کے لئے کارروائی ہو سکے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی گورنمنٹ کی طرف سے کون Respond کریں گے؟ جی لاء منسٹر صاحب!

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): جی میڈم جو Adjournment motion لائی ہے ہم تو اس کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن میڈم کو میں صرف اتنا کہہ دوں کہ صرف پیپلز پارٹی مزدوروں کی پارٹی نہیں ہے ہم سب مزدوروں کی پارٹی والے ہیں جی۔

Mst. Chairperson: Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be adopted for detailed discussion in the House under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is adopted. Calling Attention Notices-----

(Interruption)

محترمہ چیئرپرسن: Calling attention notice بھی آپ کا ہی ہے، اس کے بعد Calling attention notice ہے آپ کا۔ اس کے بعد Resolutions لیں گے تو پھر باقی Resolutions بھی ہیں Rules relax کرنے پڑیں گے۔ اگر آپ تھوڑا سا Wait کریں کیونکہ باقی Resolutions بھی ہیں ایک دفعہ Rules relax ہوں گے تو سب نے کرنا ہوگا آپ کے ساتھ-----

(قطع کلامی)

محترمہ چیئرپرسن: سب کی Important ہوگی آپ کی بھی Important ہے۔

(قطع کلامی)

محترمہ چیئرپرسن: اس پوائنٹ آف آرڈر پہ Already میڈم بات بھی کر چکی ہے، سب سے پہلے ہم نے اس کے لئے ٹائم دیا تھا لیکن اس میں وہ ہو جائے Last میں Resolutions بہت ہیں ہمارے پاس۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mst. Chairperson: 'Call Attention Notices': Mst. Nighat Orakzai MPA, to please move her call attention No. 2387. Mst. Nighat Orakzai.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Thank you Madam Speaker ۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میں آج ذرا تھوڑا سا وضاحت بھی کر دوں کہ یہ سب لوگ مجھ پہ یہ کہتے ہیں کہ ہر وقت یہ تقریر کرتی رہتی ہے۔ تو میں اپنے تمام، جتنے بھی اپوزیشن کے Colleagues ہیں ان کو یہ سمجھانا چاہتی ہوں کہ آپ اپنا بزنس لایا کریں۔ بزنس جب ہوتا ہے تو بزنس کو کوئی روک نہیں سکتا ہے۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر جو میں نے اٹھایا تھا تو یہ کسی ایک مسلمان ہی کی حیثیت سے اٹھایا تھا اور میں نے بھارت کو جواب دیا تھا۔ تو بات یہ ہے کہ میں

تقریریں نہیں کرتی ہوں میرا بزنس ہوتا ہے۔آج آپ دیکھیں کہ کتنی میری Amendments ہیں، کتنا میرا بزنس ہے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: جی بالکل آپ کا بزنس ہوتا ہے جی بالکل۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تو ان لوگوں کو سمجھادیں کہ میرا نام بار بار نہ لیا کریں، اپنا بزنس لے آیا کریں، اپنے بزنس پہ بات کیا کریں۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: Calling attention پہ بالکل آج آپ کا بزنس ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: Thank you۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ امریکہ اور دیگر یورپی ممالک میں Monkeypox نامی بیماری بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ خیبر پختونخوا میں اس بیماری کے پھیلنے کا اندیشہ ہے تاہم حکومتی سطح پر اس بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے ایئرپورٹ پر مناسب اقدامات نہ اٹھانے کی وجہ سے عوام میں شدید خوف وہراس اور بے چینی پائی جاتی ہے۔

میڈم سپیکر صاحبہ، یہ Monkeypox جو ہے تو یہ تو ایک دس بندوں میں اگر ہو تو ایک بندے کی Death جو ہے تو وہ لازماً مطلب ہوتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچالیتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ بچالیتا ہے لیکن اس میں یہ ہوتا ہے کہ Monkeypox میں بڑے بڑے دانے نکلتے ہیں اور یہ Human جو ہمارا انسانوں کے ساتھ جو انسانوں کا Contact ہے یعنی یہ ہاتھ ملانے سے بھی ہوتا ہے اور اگر کہیں کوئی تھوک پھینک دے یا کچھ ہو جائے تو اس پہ بھی اگر آپ چلتے ہیں تو آپ کے چپل کے ساتھ اگر لگ جائے تو تب بھی ہوتا ہے اور یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، آپ کے توسط سے میں اس گورنمنٹ کو یہ ایک مشورہ دینا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>Mst. Nighat Yasmeen Orakzai</u>: Can you please stop talking, can you please stop talking?

(Pandemonium)

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: House in order. House in order۔ جی آپ Continue کریں جی، پلیز۔

(شور)

Mst. Nighat Yasmeen Orakzai: I think when you are not serious in the business so please آپ لوگ Lobby میں جا کے بیٹھ جایا کریں وہاں پہ جا کے بات کر لیا کریں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی میڈم! آپ Continue کریں، پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میڈم سپیکر صاحبہ، یہ ایک بہت بڑا خطرہ ہے ہمارے لئے کہ اگر ہم نے ایئرپورٹ پہ کوئی ایسے انتظامات نہ کئے کیونکہ یہ Basically America اور European Countries میں افریقہ سے آئی ہے اور افریقہ میں جو بیماریاں ہوتی ہیں اکثر ان کی نہ تو Vaccine ہوتی ہے اور نہ ہی اس کا کوئی علاج ہوتا ہے۔ اس میں Death کے جو Chances ہوتے ہیں تو وہ بہت زیادہ ہوتے ہیں جیسے میں نے کہا کہ دس بندوں میں سے اگر کسی کو ہے تو ایک کی Death لازمی ہے۔ تو میڈم سپیکر، میرے پاس اس وقت ایک ہے وہ میں آپ کو WhatsApp پہ بھیج دوں گی، آپ اس بچے کی حالت دیکھیں تو وہ بچہ جس کرب میں ہے کہ اس کے پورے منہ پہ اتنے بڑے بڑے مطلب دانے سے نکلے ہوئے ہیں، اس کے پورے جسم پہ دانے نکلے ہوئے ہیں، اس کو Monkeypox کہتے ہے اور وہ کہیں افریقہ سے Travel کر کے آیا ہے یا جہاں سے بھی آیا ہے لیکن اس کو یہ بیماری ہوئی ہے۔ ہم ایئرپورٹ پہ اور تو کچھ نہیں کر سکتے، دیکھیں کورونا باقی جگہوں پہ جو ہے تو وہ کنٹرول ہو گیا تھا لیکن پشاور میں اس لئے کنٹرول نہیں ہو سکا تھا یا پنجاب میں اس لئے نہیں کنٹرول ہو سکا کہ وہاں پہ ایئرپورٹس کو ہم نے کھلا چھوڑ دیا تھا۔ تو میڈم سپیکر صاحبہ، اس کے لئے میں درخواست کروں گی کہ ایئرپورٹس پہ، مطلب خاص طور پہ جو باہر سے مسافر آتے ہیں ان کا باقاعدہ Check-up کیا جائے اور اسی حوالے سے، Nursing کے حوالے سے میں ضرور بات کرنا چاہوں گی کہ اگر Trained Nurse وہاں پہ موجود ہو تو جو کہ Travel area کی Nurses ہیں اگر ان کو Appoint کر لیا جائے تو اس سے یہ ہو گا کہ ایئرپورٹ پر جب ہوں گی، Nurses ہوں گی، ڈاکٹرز ہوں گے تو وہ اس کو Check and balance کے طور پہ لیں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ بیماری جو ہے مطلب اس خیبر پختونخوا میں نہیں پھیل سکتی۔ Thank you Madam Speaker۔

محترمہ چیئرپرسن: جی میڈم آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ گورنمنٹ سے کون Respond کرے گا؟ جی کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): Thank you Madam۔ میڈم چیئرپرسن صاحبہ، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ نے جو Point raise کیا ہے بڑا Important ہے، ہم Agree کرتے ہیں کہ نہ صرف ایئرپورٹس پر بلکہ خیبر پختونخوا نے اور جو اس وقت کی وفاقی حکومت ہے ہم نے بالکل زیرو سے جس طرح ایک System develop کیا کورونا کے دنوں میں، ویسے ہی ہمارا خیبر پختونخوامیں ایک PHR Lab ہے، اس ایوان کے توسط سے ان کو بھی یہ ہدایات دے دی جائیں آپ کے توسط سے کہ اس کے لئے Proper تیاری کی جائے۔ اگر اس طرح کی Unforeseen بیماریاں آتی ہیں جو Infectious diseases ہیں جس کی میڈم نے بات کی Monkeypox ہے، Flu کے Multiple variants آتے ہیں تو ان سے میری درخواست ہے آپ کے توسط سے جیسے انہوں نے کہا ایئرپورٹس پر اس کے بارے میں سخت اقدامات کئے جائیں بلکہ جو ہماری Labs ہیں ان کی بھی Capacity build کر دی جائے تاکہ ہم جو Unforeseen اور Infectious diseases ہیں ان کو ہم کنٹرول کر سکیں جی۔ Thank you Madam۔

Mst. Chairperson: Thank you Minister Kamran Bangash. Mr. Zafar Azam MPA, to please move his call attention notice No. 2399. Mr. Zafar Azam Khan.

جناب ظفر اعظم: شکریہ میڈم صاحبہ۔ میں وزیر برائے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں محکمہ نے موضع لغڑی بانڈہ کے لئے ایک سڑک کی منظوری دی ہے جس کا ٹینڈر اور کنٹریکٹر کو ورک آرڈر بھی Issue ہو چکا ہے۔ اب کنٹریکٹر نے ایکسیئن صاحب کی ایماء پر مذکورہ سڑک کو دوسرے موضع پر شفٹ کر کے کام شروع کیا گیا ہے۔

جناب، میرے ساتھ یہ ایک سڑک ہم نے یہاں کی Steering committee سے بھی وہ۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

جناب ظفر اعظم: جی۔ یہ ایک سڑک میرے حلقے میں تھا جو Steering committee ہے یہاں، یہاں سے بھی منظور ہوا اور لغڑی کے بانڈہ کو جو بہت بڑی آبادی ہے اس کے لئے ایک سڑک منظور کروائی گئی تھی ہم نے لیکن چونکہ میں اور تفصیل میں جانا چاہتا ہوں لیکن اپوزیشن کی وجہ سے میرے حلقے کے جس کے نام پر یہ سڑک منظور ہوئی تھی اسی سے اٹھا کے دوسرے گاؤں، دوسرے موضع میں پٹوار موضع بھی تبدیل ہو گیا ہے۔ اس پہ کام شروع کر کے تو جناب والا، یہ بھی، وہ بھی میرا حلقہ ہے لیکن جب دوسری دفعہ میں اس گاؤں کو پیسے نہیں دے سکتا ہوں کیونکہ یہ ADP اور پھر Funds already show ہو جائیں گے کہ بھئی یہ وہ ہو چکا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ایکسیئن صاحب اور وزیر صاحب تو بڑے نفیس بندے ہیں لیکن ہم تو اس ایکسیئن سے اگر خدا کی رحمت ہے تو کوئی اور ضلع نہیں ہے کہ اس میں یہ رحمت بھیج دیں آپ؟ اگر زحمت ہے تو کرک صرف گناہ گار تو نہیں ہے کہ آپ نے کرک پر یہ زحمت بٹھایا ہوا ہے۔ پچھلے دنوں نثار صاحب نے ایک سڑک کے متعلق شکایت لگائی تھی چیف سیکرٹری صاحب کو تو چیف سیکرٹری نے وہاں جا کر وہ سڑک جو دیکھ لیا تو اس ایکسیئن کو آرڈر دیا کہ اپنی جیب سے پیسہ-----

میاں نثار گل: چیف انجینئر کو آرڈر دیا تھا۔

جناب ظفر اعظم: چیف انجینئر؟ اچھا چیف انجینئر کو آرڈر دیا کہ اس کو اپنی جیب سے پھر مرمت کر لو۔ تو عرض یہ ہے کہ ریاض صاحب تو ہمارے بڑے قدردان بندے ہیں جی کہ یہ کمیٹی کو حوالے کر دیں تاکہ یہ اس کی وہ سارا پتہ چلے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی ان سے Response لے لیتے ہیں جی۔ Thank you۔ جی منسٹر صاحب، Respond کر دیں۔

میاں نثار گل: میڈم! آپ، میڈم میڈم! پلیز۔ میڈم! میں بھی کرک کی بات کر رہا ہوں ناں۔ آپ ادھر تو دیکھا کریں ناں؟

جناب ریاض خان (مشیر وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ اس طرح ہے کہ ملک ظفر اعظم صاحب نے-----

میاں نثار گل: میڈم! میڈم، دیکھیں، اس طرف بھی دیکھیں اس طرح نہیں کریں آپ-----

محترمہ چیئرپرسن: منسٹر صاحب اگر یہ نثار گل صاحب بھی بات کرلیں۔ جی نثار گل صاحب کا Mike کھول دیں لیکن Please up to the point رہیں۔

میاں نثار گل: نہیں نہیں۔ میڈم، آپ کو میں نے مبارکباد بھی دی اور وہ بھی کہا کہ اللہ آپ کو ادھر بجٹ کے اجلاس میں بھی بٹھائے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی آپ بات کریں۔

میاں نثار گل: اور اللہ کرے کہ اسمبلی خوشگوار چلے لیکن ادھر بھی دیکھا کریں آپ بڑے لوگ ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی پلیز آپ بات کریں۔

میاں نثار گل: آپ صرف اس طرف دیکھتی ہیں اور پھر ہمیں بھول جاتی ہیں۔ میں، جس طرح ملک صاحب نے بات کی میڈم سپیکر، میں ریاض خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس لئے کہ میں ایک دفعہ ایک سڑک پہ گیا دو جگہوں پہ جو کام ہوا تھا میں نے ان کو WhatsApp کیا اور انہوں نے صبح چیف انجینئر بھیجا اور محکمہ نے اپنی طرف سے پھر 20 کہ 25 لاکھ روپے لگا کے راتوں رات وہ سڑک ٹھیک کر دی۔ ریاض خان کیا وجہ ہے؟ اگر میں آپ کو نہ بتاتا آیا ایکسیئن سی اینڈ ڈبلیو یا آپ کو ڈیپارٹمنٹ یا آپ کا چیف انجینئر، آپ کا یہ سیکرٹری ان کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ کاموں کو کنٹرول کیا کریں؟ ملک صاحب نے جس طرح کہا کرک میں بھی Development programme چل رہا ہے، Royalty کے پیسے بھی آئے ہیں، Provincial ADP بھی ہے لیکن ہم کرک کو ایسا نہیں کسی کو دے سکتے کہ وہ لوٹ مار کر کے، کرک کی سڑکیں تباہ کر کے اور کل ہم دوبارہ اس کو مرمت کریں؟ ہم آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہیں لیکن خدا گواہ ہے کہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ ہمارے ساتھ Cooperation نہیں کرتا۔ ہم، مطلب ریاض خان سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں۔ آپ گرگری روڈ دیکھ لیں 48 کروڑ روپے MOL نے دیئے ہیں، ہم نے احتجاج کیا تھا رنگین آباد چوک پہ، تیل اور گیس بند کیا تھا، ابھی اس پہ کام بند پڑا ہوا ہے۔ ایکسیئن صاحب MOL والوں کے ساتھ Correspondence نہیں کر سکتا، خط و کتابت نہیں کر سکتا پھر میں نے ڈی سی کو لیٹر لکھا کہ برائے مہربانی دوبارہ احتجاج ہو رہا ہے تیل اور گیس بند ہوگا۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی ان سے Response لے لیتے ہیں آپ Windup کریں، پلیز۔

میاں نثار گل: آپ وہ اس کو بتادیں ذرا، ذرا پلیز آپ وہ ذمہ دار ایکسیئن جو بھی ہے جس کا بھی چھیتا ہے اس پہ آپ تھوڑا کنٹرول رکھیں ریموٹ کنٹرول سے، ادھر سے پشاور سے کہ اس کے وہ کام ٹھیک کروالے، کوالٹی ٹھیک کروالے۔ ملک صاحب جس طرح کہتے ہیں ایک علاقے کا ایک Coordinate ہوتا ہے اس میں سڑک منظور ہوتی ہے کس طرح وہ مطلب حیات آباد کا سڑک چمکنی میں جائے گا۔ میرے خیال میں یہ Possible ہی نہیں ہے۔ Thank you۔

محترمہ چیئرپرسن: جی منسٹر صاحب سے Response لے لیتے ہیں۔ منسٹر صاحب Respond کردیں۔

جناب ریاض خان (مشیر وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ۔ میڈم سپیکر صاحبہ، اس طرح ہے کہ جو ملک صاحب کی طرف سے Call attention ہے یہ پوری تفصیل ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آئی ہے کہ جس دن DDC ہوئی ہے جس دن اس کا ٹینڈر ہوا ہے PC-1 بنا ہے۔ اب اس طرح ہے یہ ان کے بھی علم میں ہے کہ جدھر بھی PC-1 بنتا ہے تو اس میں اس کی Starting points اور Ending points دونوں کے Coordinates لئے جاتے ہیں۔ ابھی میری ان سے یہ بات بھی ہوئی کہ باقاعدہ PC-I میں اس کے Coordinates لکھے ہوئے ہیں۔ ان کو پھر بھی اگر Doubt ہے اس پہ تو پھر ڈیپارٹمنٹ کے جو ہمارے وہاں پر ذمہ دار ہیں، SE ہے، چیف انجینئر ہے یہ ان کے ساتھ Joint visit کرلیں گے۔ اب ان کا مؤقف ہے کہ جدھر پہ PC-I بنا ہے کام ادھر ہو نہیں رہا۔ ڈیپارٹمنٹ کا یہ مؤقف ہے کہ جو Coordinates لئے گئے ہیں جو PC-I میں Mention ہیں اسی جگہ پہ ہی کام ہو رہا ہے۔ تو ابھی اس کو وہاں پر Verify کرنا ہے گراؤنڈ پہ۔ تو یہ ان کے ساتھ ہو کے، Joint visit کرکے اگر اس میں کوئی اس طرح کی کوتاہی کسی نے کی ہے تو میں On the Floor of the House ان کو یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس کے خلاف ایکشن بھی ہوگا اور جو ذمہ دار ہوگا اس کو قرار واقعی سزا بھی دی جائے گی۔ دوسری بات جو ہمارے دوسرے معزز بھائی نے کی ہے۔ ایک دفعہ، ایک ہی دفعہ مجھے بتایا گیا تھا کہ یہاں پہ کام ہو رہا ہے اور کام کی کوالٹی ٹھیک نہیں ہے جس طرح اس نے کہا، بروقت اس پہ ایکشن لیا گیا۔ جب کام ہو رہا ہے ظاہری بات ہے تو پھر اس میں مسئلے بھی ہوں گے مسائل بھی آئیں گے لیکن یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم اس کی باقاعدہ نشاندہی کریں۔ یہ Public money ہے لہذا یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اس کی Monitoring بھی کریں، Supervision بھی کریں اور ہم وہاں پر جا کے Site پہ

دیکھ بھال بھی اس کی کیا کریں۔ تو جدھر بھی ہیں میں نے تو پہلے دن ہی یہاں پہ کہا ہے کہ جس جس کے بھی حلقے میں کچھ اس طرح کے Issues ہوں، موبائل میرا خیال ہے یہاں پر اس ہاؤس میں اس طرح کا کوئی بھی معزز رکن اسمبلی نہیں ہوگا یا اپوزیشن سے ہو یا Treasury benches سے ہو کہ اس کو نہ Reply ملا ہو نہ اس کو جو ہے وہاں پہ اس کی یقین دہانی نہ کرائی گئی ہو۔ تو ان شاء اللہ میں اس کو یہ Surety یہاں پر دے رہا ہوں Joint visit آپ کرلیں Site پہ، Date آپ Fix کریں، آپ مجھے بتائیں ڈیپارٹمنٹ کے چیف انجینئر، SE ہوں گے، Site پہ جا کے Verify کرلیں پہلے کہ آیا وہاں پہ کام ہو رہا ہے کہ نہیں؟ پھر اس کے بعد جو ہے اس پہ اگر غلطی ہوئی تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: جی شکریہ منسٹر صاحب۔ Item No. 8-----

<u>جناب ظفر اعظم</u>: میڈم! میں یہ بات کرنا چاہ رہا تھا کہ -----

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: Calling attention notice ہو گیا آپ کا، انہوں نے Respond بھی کردیا۔ جی ظفر اعظم صاحب کا Mike کھول دیں جی۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: ریاض صاحب نے جو فرمایا وہ بالکل ٹھیک ہے جی لیکن بات دراصل یہ ہے کہ جو Coordinate کی بات یہ کر رہے ہیں۔ ہماری Steering committee کی میٹنگ جب سے پہلے ہوتی ہے جب وہ پاس ہو جاتی ہے ادھر Steering committee سے تو ڈسٹرکٹ کرک میں اس پہ DDC ہوتی ہے۔ DDC کے بعد سب کچھ ہو کر اس گاؤں کا نام اس سب میں موجود ہے لغڑی بانڈہ، اور اس کے بعد اس نے Coordinates لئے ہیں ادھر اس کا، کیا نام ہے نندر کلہ کا، جو بالکل ناانصافی تھی لیکن اب شکر الحمد للہ کہ کوئی، میں ریاض سے معافی چاہتا ہوں کہ پی ٹی آئی کا کوئی منسٹر، وہ منسٹر زبلاک میں نہیں ہوتا ہے جی۔ ہم دو تین دفعہ ادھر گئے جی، آپ بھی گئے ہوں گے، آپ کو بھی علم ہوگا۔ ہم آپ کے شکر گزار ہی لیکن Coordinates جو ہیں اس Coordinates میں Dishonesty کی ہوئی ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں Floor of the House کہ آپ اگر یہ رحمت ہے تو آپ کا ضلع بھی ہے، ان سب کا ضلع ہے اس کو یہ پھر رحمت بھیج دو۔ اگر زحمت ہے تو ہم تو گناہ گار نہیں ہیں کہ صرف ہم گناہ گار ہیں کہ اس کو ادھر ہی بٹھایا ہوا ہے۔ سر، آپ چیف انجینئر بھیجتے ہیں، سر بہ چشم آپ مجھے حکم دیتے ہیں کہ Withdraw کرلو میں Withdraw کرتا ہوں صرف آپ کی شرافت اور آپ کی عزت دار Family

کی وجہ سے لیکن اس کی آپ نے تحقیق کرنی ہے اگر لغڑی بانڈہ کو شروع ہوا ہے اور لغڑی باندہ سے روڈ شروع نہیں ہوا دوسرے گاؤں سے شروع ہوا ہے تو آپ اس سے ہماری جان چھڑوادیں۔

Mst. Chairperson: Thank you Zafar Azam. Minister Riaz, please.

مشیر وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: جی میرے محترم ہیں۔ اس طرح ہے کہ ابھی Steering committee میں، Steering committee میں جس سکیم کی منظوری ہوئی ہے وہاں سے جب DDC ہوئی ہے، Steering committee سے منظوری ہوئی پھر DDC آ کے وہاں سے اس کی Administrative approval جس سکیم کا Issue ہوا ہے، ابھی سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے Through کیونکہ وہ Executing agency ہے، ہمارا تو کام ہے بنانا، وہاں پر بلڈنگز ہوں، روڈز ہوں۔ اگر DDC میں کسی نے غلطی کی ہے تو پھر اس سے پوچھ گچھ ہو گی کہ آیا اس نے وہاں پہ جو نام Change کیا ہے یا وہاں پہ کوئی سکیم کا جو ہے وہ Change کیا ہوا ہے تو پھر اس سے پوچھ گچھ ہو گی۔ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے یہ آپ کو Surety یہاں سے دے رہا ہوں کہ اگر Steering committee یا DDC میں جس سکیم کی منظوری ہوئی ہے اس کے بعد پھر اگر ڈیپارٹمنٹ، میرے ڈیپارٹمنٹ میں اس طرح کی کوئی غلطی کوتاہی ہو تو صرف ایک دفعہ Verify کر لیں، یہ میں آپ کو جس طرح میں نے کہا ہے ان شاء اللہ پھر اس پہ بیٹھ کے Date آپ Fix کریں، ٹائم آپ بتائیں، ڈیپارٹمنٹ میرا سارا حاضر ہے وہاں پہ آپ کے لئے۔

Mst. Chairperson: Thank you Minister. Item No. 8, Honourable Minister for Transport, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Transportation by Online Ride Hailing Company Bill, 2022. Honourable Minister for Transport, please.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے کچھ اراکین اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر جناب سپیکر سے Resolutions پر بات کرنے کی اجازت مانگ رہے ہیں)

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ I would like to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Transportation by Online Ride Hailing Company Bill, 2022.

محترمہ چیئرپرسن: Resolutions پہ آتے ہیں، Resolutions پہ آتے ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

محترمہ چیئرپرسن: Different resolutions ہیں اور آپ Kindly government کے ساتھ اگر Joint resolution لے آئیں۔

جناب اختیار ولی: یہ بہت Important ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب اختیار ولی نے کورم کی نشاندہی کی)

محترمہ چیئرپرسن: Important ہے اس لئے سب سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر ہم نے اسی پہ لیا ہے اور آپ سے Kindly request ہے اگر گورنمنٹ کے ساتھ آپ Joint resolution لے آئیں۔ جی منسٹر صاحب، پلیز۔

Mr. Shah Muhammad Khan (Minister for Transport & Mass Transit): Thank you Madam Speaker. I would like to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Transportation by Online Ride Hailing Company Bill, 2022.

(Pandemonium)

(اس مرحلہ پر جناب اختیار ولی نے کورم کی نشاندہی کی)

(شور)

محترمہ چیئرپرسن: کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے، پلیز۔ سیکرٹری صاحب، Counting کر لیں پلیز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ چیئرپرسن: جی دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں مگر کورم پورا نہیں ہوا)

Mst. Chairperson: The sitting is suspended for ten minutes.

(اس مرحلہ پر اجلاس کورم پورا نہ ہونے پر کچھ دیر کے لئے ملتوی ہو گیا)

(وقفہ کے بعد محترمہ چیئرپرسن، سمیرا شمس مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ چیئرپرسن: Count کر لیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا نقل و حرکت بذریعہ آن لائن سواری کمپنی مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mst. Chairperson: Item No. 8, honourable Minister for Transport, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Transportation by Online Ride Hailing Company Bill, 2022. Honourable Minister for Transport, please.

Mr. Shah Muhammad Khan (Minister for Transport & Mass Transit): Thank you Madam. I would like to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Transportation by Online Ride Hailing Company Bill, 2022.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے کچھ اراکین نے دوبارہ کورم کی نشاندہی کی)

محترمہ چیئرپرسن: ابھی Counting ہوئی ہے کورم پورا ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

محترمہ چیئرپرسن: یہ ایجنڈا پورا ہو جائے پھر اپوزیشن کے جو پوائنٹ آف آرڈر اور Resolutions پہ بات کرنی ہے ہم آپ کو دے رہے ہیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ چیئرپرسن: جی جی بس یہ ایجنڈا پورا ہو جائے پھر ہم آپ کو دے رہے ہیں جی۔ The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا تجارتی تنازعات کا حل مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mst. Chairperson: Item No. 9, Special Assistant to honourable Chief Minister for Industries, to please introduce before the House the Khyber Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes Bill, 2022. Special Assistant to honourable Chief Minister, please. کون Present کر رہا ہے؟

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): میں کر رہا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی لاء منسٹر صاحب۔

Minister for Law: I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Forest (Amendment) Bill, 2022 in the House.

Mst. Chairperson: It stands introduced.

(Interruption)

محترمہ چیئرپرسن: یہ Item No. 9 ہے لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: آپ نے 10 کا کہا ہے تو میں نے اس لئے۔

محترمہ چیئرپرسن: Item No. 9 کہا جی۔

Minister for Law: I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Resolution of Commercial Disputes Bill, 2022 in the House.

Mst. Chairperson: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جنگلات مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mst. Chairperson: Item No. 10, honourable Minister for Forest, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Forest (Amendment) Bill, 2022. Honourable Minister for Forest, please to introduce.

Minister for Law: I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Forest (Amendment) Bill, 2022 in the House.

Mst. Chairperson: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mst. Chairperson: Item No. 11, honourable Minister for Science and Technology, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2022. Honourable Minister for Science and Technology, please.

Mr. Kamran Khan Bangash (Minister for Higher Education): Thank you Madam Speaker. I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2022 in the House.

Mst. Chairperson: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا وزراء کی (تنخواہیں، مراعات واستحقاقات) مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mst. Chairperson: Item No. 12, Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce before the House

the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2022. Honourable Minister for Law, please.

Minister for Higher Education: Thank you Madam Speaker. I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2022 in the House.

Mst. Chairperson: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی محتسب مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mst. Chairperson: Item No. 13 and 14, Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Law, please. Honourable Minister for Law, please.

وزیر قانون: میڈم! یہ کونسا والا ہے؟

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین کھڑے ہوئے اور کورم کی بھی نشاندہی کی)

محترمہ چیئرپرسن: کورم پورا ہے Strength 45 پوری ہے۔ لاء منسٹر صاحب! آپ Continue کریں۔

وزیر قانون: کونسا .Item No ہے میں نہیں سن سکا، کونسا .Item No ہے، .Item No کونسا ہے میڈم!

Mst. Chairperson: Item No. 13 and 14.

Minister for Law: I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے رکن جناب اختیار ولی بار بار کورم کی نشاندہی کر رہے ہیں)

محترمہ چیئرپرسن: Counting کرلیں، پلیز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ چیئرپرسن: کورم پورا ہے، 46، Strength پوری ہے۔ The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mst. Chairperson:</u> The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mst. Chairperson:</u> The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill. Miss. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in Clause 2 of the Bill.

<u>Mst. Nighat Yasmeen Orakzai:</u> Thank you. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA move that in Clause 2, in the proposed clause (b-i), after the word "of", the word "the" may be inserted.

میڈم سپیکر، اس میں "The" کا لفظ استعمال کیا ہے جس کا مطلب ہوگا حکومت کا محکمہ نہ کہ حکومت محکمہ، تو اس میں "The" کا لفظ جو ہے تو میں نے-----

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> Madam With due respect ہم اس سے Agree نہیں کر رہے لیکن اس کا وہ ہے میڈم، میں آپ سے-----

(قطع کلامی)

<u>وزیر قانون:</u> آپ میری بات سن لیجئے۔ اصل میں Definition میں گورنمنٹ کو Explain کیا گیا ہے، Definition میں لکھا ہوا ہے "The Government"، تو اس کے ساتھ ہم Agree نہیں کر رہے ہیں، شکریہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میڈم! میں نے اس میں "The" کا لفظ استعمال کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے "حکومت کا محکمہ" اب یہ ہے "حکومت محکمہ"۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> میڈم! Voting پہ چلے جائیں۔ جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> میری ریکویسٹ ہے آپ سے میڈم کہ اگر آپ Withdraw کر لیں، اصل میں جو Definitions ہیں، اس میں گورنمنٹ کو Define کیا گیا ہے اور جو Definition میں کہا گیا ہے کہ "The Government"۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ واپس لیتی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں لے لیا۔

Minister for Law: Thank you Madam.

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the original Clause 2 may be stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The ‘Ayes’ have it. Original Clause 2 stands part of the Bill. Clauses 3 to 5 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 3 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 3 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The ‘Ayes’ have it Clauses 3 to 5 stand part of the Bill. Amendment in Clause 6 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA to please move his amendment in Clause 6 of the Bill, lapsed. The motion before the House is that the original Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The ‘Ayes’ have it. Original Clause 6 stands part of the Bill. Amendment in Clause 7 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA to please move his amendment in Clause 7 of the Bill, lapsed. The motion before the House is that the original Clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The ‘Ayes’ have it. Original Clause 7 stands part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill. Miss. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to please move her amendment in Clause 8 of the Bill.

Mst. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA move that in Clause 8, for paragraph (b), the following may be substituted, namely,-

"(6) sub-sections (2) and (4) shall be deleted, and the existing sub-section (3) shall be renumbered as sub-section (2)."

میڈم سپیکر صاحبہ، اس میں میں نے یہ کیا ہے کہ Clause 8 میں محکمے نے Sub-section (2) اور (4) کو Delete کیا ہے۔ اس Clause 8 میں ٹوٹل چار Sub-sections ہیں۔ لہذا اگر (2) اور (4) کو Delete کیا جائے تو تیسرے نمبر کو چاہیئے کہ وہ (2) نمبر ہو کے (2) ہو جائے، اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے تاکہ پورا Clause غلط نہ ہو جائے۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> جی میڈم، اس کے ساتھ بھی میں اس حد تک Agree نہیں کرتا یہ جو Sub-section (2) ہے کیونکہ یہ جو ہے یہ Principle of drafting کے تحت ہوا ہے، اس کو ہم اسی طرح خالی رہنے دیں گے ہو سکتا ہے کل کو کوئی اور حکومت آئے، کئی اور اس طرح کے اقدامات اٹھائیں، اس پہ Amendment آئے تو وہ (2) کا (2) رہے گا، یہ Drafting کی جو Principle ہے اس کے تحت ہوا ہے اور باقی یہ جو ایف جی وغیرہ ہے وہ Automatically جی Sequence اس کا ٹھیک ہو جائے گا خود ہی جی جو جو چیزیں Delete ہو جائیں گی وہ اے بی سی کے تحت وہ بالکل سیدھا جو جائے گا۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> جی میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> ٹھیک ہے۔

<u>Minister for Law:</u> Thank you Madam, thank you Madam.

<u>Mst. Chairperson:</u> The motion before the House is that the original Clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mst. Chairperson:</u> The 'Ayes' have it. Original Clause 8 stands part of the Bill. Clause 9 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mst. Chairperson:</u> The 'Ayes' have it. Clause 9 stands part of the Bill. Amendment in Clause 10 of the Bill. First amendment Mr. Ahmad Kundi, MPA and Miss: Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to

please move their joint amendment in Clause 10 of the Bill. Nighat Yasmeen Orakzai.

Mst. Nighat Yasmeen Orakzai: Mr. Ahmad Kundi and I Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to move that in Clause 10, in the proposed new sub-section (2) of section 11, for the word “lay”, the word “submit” may be substituted.

میڈم، اس میں میں نے یہ کیا ہے کہ رپورٹ جو Lay ہوتی ہے وہ صرف پارلیمنٹ اور سینیٹ میں ہوتی ہے اور جب محکمے کی ہوتی ہے تو وہ Submit ہوتی ہے، تو مہربانی کر کے Lay کی بجائے Submit لکھا جائے کیونکہ یہ پورے پارلیمان کے استحقاق کا مسئلہ ہے اور تمام محکموں کو ہدایات جاری کی جاتی ہیں، کی جائے کہ وہ ایسی غلطی نہ دہرائیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی منسٹر صاحب۔

Minister for Law: Agreed, agreed.

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Second amendment, Mr. Ahmad Kundi, MPA to please move his amendment in Clause 10 of the Bill, lapsed. Third Amendment, Miss: Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to please move her amendment in Clause 10 of the Bill.

Mst. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to move that in Clause 10, in the proposed section 11, in sub-section (2), after the word “before”, the word “the” may be inserted.

میڈم سپیکر صاحبہ، اس میں بھی ”The“ کا لفظ Missing ہے اور یہ بھی ٹھیک ہو جائے تو بہتر ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میڈم، جس طرح میں نے پہلے Explain کیا ہے کہ وہ Definition میں گورنمنٹ کو Explain کیا گیا ہے اور اس میں لکھا گیا ہے ”the Government“ تو میں اس کے ساتھ Agree

نہیں کرتا جس طرح میڈم! آپ نے پہلے بھی Withdraw کیا ہے تو میری ریکویسٹ ہے کہ اگر آپ اس کو بھی Withdraw کر دیں۔ Thank you Madam۔

Mst. Chairperson: Withdraw?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی۔

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the Clause 10 as amended may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. Clause 10 as amended stands part of the Bill. Clause 11 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. Clause 11 stands part of the Bill. Clause 12 of the Bill, first amendment. Miss. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to please move her amendment in Clause 12 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی یہ وہی ہے کہ میں نے اس میں یہی لکھا ہے کہ "The" کا لفظ Missing ہے تو ظاہر ہے وہ مجھے کہیں گے کہ Withdraw کرو تو Withdraw۔

Mst. Chairperson: Second amendment, Miss: Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to please move her amendment in Clause 12 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں میڈم سپیکر صاحبہ، اس میں بھی وہی لفظ آتا ہے "the" کا، اور جب منسٹر صاحب Agree نہیں کر رہے ہیں تو اس کو ظاہر ہے مجھے Withdraw کرنا پڑے گا کیونکہ دیکھیں میڈم سپیکر صاحبہ، یہاں پہ اپوزیشن جتنی Cooperative ہے نا اور جتنی وہ گورنمنٹ کو سپورٹ کرتی ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ صوبہ جو ہے دودھ کی نہریں اس میں بہتیں اور اس میں لوگ شہد کو جو ہے نا، وہ شہد ملا کر نہر سے وہ دودھ نکال کر پیتے کہ جتنی اپوزیشن جو ہے وہ تنقید برائے تنقید نہیں کرتی ہے وہ تنقید برائے مثبت اس کے لئے اصلاح کے لئے کرتی ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھ دشمنوں

والا رویہ کیوں رکھتے ہیں چاہے وہ میں ہوں، چاہے وہ نثار ہیں، چاہے وہ بیٹنی صاحب ہیں، چاہے وہ بابک صاحب ہیں، چاہے وہ دوسرے صاحب ہیں بہر حال میں Withdraw کرتی ہوں جی۔

Mst. Chairperson: Thank you Madam. The motion before the House is that the original Clause 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. Original Clause 12 stands part of the Bill. Clauses 13 to 20 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 13 to 20 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 13 to 20 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. Clauses 13 to 20 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی محتسب مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mst. Chairperson: 'Passage Stage': Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

وزیر قانون: اس کو تو On behalf of the Chief Minister تو نہیں ہے جی میرے خیال میں۔

محترمہ چیئرپرسن: On behalf of the Chief Minister ہی ہے۔

وزیر قانون: اچھا اچھا۔

محترمہ چیئرپرسن: جی یہ Member-Incharge, Minister-Incharge۔

Minister for Law: I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Ms Chairperson: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mst. Chairperson: Item No. 15 and 16, honourable Minister for Finance to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Infrastructure Development Cess Bill, 2022 may be taken into consideration at once, honourable Minister.

Mr. Kamran Khan Bangash (Minister for Higher Education): Thank you Madam Speaker. I, intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Infrastructure Development Cess Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Infrastructure Development Cess Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 22 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 22 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 22 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mst. Chairperson: 'Passage Stage': Minister for Finance to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Infrastructure Development Cess Bill, 2022 may be passed. Honourable Minister.

Minister for Higher Education: Thank you Madam Speaker. I, intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Infrastructure Development Cess Bill, 2022 may be passed.

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Infrastructure Development Cess Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بندوبست اراضیات وریونیو اکیڈمی کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mst. Chairperson: Item No. 17 and 18, Special Assistant to honourable Chief Minister for Revenue, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of Settlement Operations and Revenue Academy Bill, 2022 may be taken into consideration at once. Special Assistant to Chief Minister, please.

Mr. Taj Muhammad (Special Assistant to Chief Minister for Revenue): Thank you Madam. On behalf of Chief Minister I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of Settlement Operations and Revenue Academy Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mst. Chairperson: The motion before the House is the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of Settlement Operations and Revenue Academy Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 07 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 7 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بندوبست اراضیات وریونیو اکیڈمی کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mst. Chairperson: 'Passage Stage': Special Assistant to honourable Chief Minister to please move that the Khyber Pakhtunkhwa,

Regularization of Services of Employees of Settlement Operations and Revenue Academy Bill, 2022 may be passed. Special Assistant, please.

Special Assistant to Chief Minister for Revenue: On behalf of Chief Minister I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of Settlement Operations and Revenue Academy Bill, 2022 may be passed.

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of Settlement Operations and Revenue Academy Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ایمرجنسی ریسکیو سروس مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mst. Chairperson: Additional agenda item No. 19 and 20. Honourable Minister for Relief to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once. Minister Kamran Bangash, please.

Minister for Higher Education: Thank you Madam Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill. Honourable Minister for Relief to please move his amendment in Clause 2 of the Bill.

Minister for Higher Education: Thank you Madam Speaker. I on behalf of Minister Relief move that in Clause 2, under the heading "Regularization of Contract Employees" for the word "Council", the word "Administrative Department" shall be substituted.

محترمہ چیئرپرسن: Concerned Minister صاحب تو نہیں ہیں لیکن آپ کی طرف سے ہم یہ Verbal amendment consider کرتے ہیں۔ The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. The Amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill Mr. Ahmad Kundi, MPA to please move his amendment in Clause 2 of the Bill, lapsed. The motion before the House is that Clause 2 as amended may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. Clause 2 as amended stands part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ایمرجنسی ریسکیو سروس مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mst. Chairperson: 'Passage Stage': Honourable Minister for Relief to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Minister for Higher Education: Thank you Madam Speaker. I, intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Interruption)

محترمہ چیئرپرسن: جی پوائنٹ آف آرڈرز پہلے لے لیں یاResolutions؟

(قطع کلامیاں)

محترمہ چیئرپرسن: پہلے Resolutions کرلیں-----

(جمعة المبارک کی اذان)

محترمہ چیئرپرسن: اذان ہو رہی ہے، تھوڑا سا جی، جی جی

(اس مرحلہ پر جمعة المبارک کی اذان ہو رہی ہے)

محترمہ چیئرپرسن: پہلے Resolutions لیں گے اور دو بجے نماز بھی ہے میں سب کو موقع دینے کی کوشش کروں گی-----

(اس مرحلہ پر جمعة المبارک کی اذان ہو رہی ہے)

محترمہ چیئرپرسن: موقع دیتے ہیں پہلے Resolutions پھر پوائنٹ آف آرڈرز پہ آتے ہیں جی۔ Government Resolution کی طرف سے ہے وہ بھی پاس کرتے ہیں۔

(جمعة المبارک کی اذان)

جناب سپیکر کی جانب سے ایک اعلان

محترمہ چیئرپرسن: اچھا ایک Announcement ہے کہ جمعہ کی نماز دو بجے ہو گی، Resolutions پہ آجاتے ہیں۔

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بلدیات): پہلے پوائنٹ آف آرڈر لے لیں-----

محترمہ چیئرپرسن: پوائنٹ آف آرڈرز پہ آتے ہیں لیکن Resolutions تو ہو جائیں بالکل میں آپ کو دے رہی ہوں۔

(قطع کلامیاں)

محترمہ چیئرپرسن: جی درکوم، تہولو تہ دا وایم درکوم۔ جی یہ گورنمنٹ کی طرف سے Resolution ہے کون Present کرے گا جی۔ اپوزیشن کی اس پہ Signs نہیں ہیں، اپوزیشن کی اس پہ Signs نہیں ہیں۔

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): Rules relax کول دی هغه راته راواستوئ۔

Mst. Chairperson: Okay. Mr. Kamran Bangash Sahib! Please make the resolution, motion for the resolution, suspension of rule 124.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی لږ راواستوئ راته۔

(شور)

محترمہ چیئرپرسن: Rules relax ہو جائیں اس پہ بات کرتے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میډم سپیکر!

(شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: چې Rules خو Relax کړو کنه بیا چې څه وایو اووبه وایئ۔

(شور)

محترمہ چیئرپرسن: Rules relax ہو جائیں اس پہ بات کرتے ہیں۔

(شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نه نو Rules relax کول۔ آپ کردیں میں Rules relax کر دوں۔ آپ کردیں جو کہنا ہے آپ نے۔

(شور)

محترمہ چیئرپرسن: جی جی وہ میرے پاس آ گئی اس پہ بات کرتے ہیں آپ Resolution، Rules relax کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Minister for Higher Education: Madam Speaker! I, request that the rule 124 may be suspended under rule 240.

Mst. Chairperson: The motion before the House is that rule 124 under rule 240 may be suspended and allow the Member to present the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. Rule is suspended.

جی یہ ریزولیوشن گورنمنٹ اور اپوزیشن کی طرف سے ہے، اس پہ نام ہیں محمد عارف خان صاحب، تاج محمد خان صاحب، فضل شکور صاحب، کامران بنگش، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، اختیار ولی صاحب۔ جی کامران بنگش صاحب، حمیرا خاتون صاحبہ، مسٹر عنایت اللہ خان صاحب، سراج الدین صاحب بھی ہے۔

قراردادیں

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: Thank you Madam Speaker۔ چونکہ نبی کریم ﷺ کی عزت اور ناموس مسلمان کی حیثیت سے ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور بحیثیت مسلمان ہم نبی پاک ﷺ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کو قبول کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہمسایہ ملک بھارت میں گزشتہ روز حکمران جماعت بی جے پی کے رہنماؤں نے جس گستاخی کا ارتکاب کیا ہے وہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حکومت پاکستان نہ صرف بھارتی سفیر کو طلب کرکے اس شرمناک حرکت پر احتجاج ریکارڈ کروائیں بلکہ حکومت پاکستان بھارتی مصنوعات کی مکمل بائیکاٹ کا اعلان کرتے ہوئے بھارت کے ساتھ ہر قسم کی سفارتی تعلقات کو اس وقت تک منقطع کرے جب تک بھارتی حکومت اس شرمناک حرکت پر معافی نہ مانگے اور گستاخی کے مرتکب رہنماؤں کے خلاف جب تک بھارتی حکومت کارروائی نہ کرے تب تک بھارتی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ اور بھارت کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات منقطع کئے جائیں۔ یہ ایوان اس امر کا بھی مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کے ساتھ ہر قسم کی تجارت بھی منقطع کی جائے تاکہ گستاخ رسول ﷺ کے ساتھ نہ صرف سفارتی تعلقات ختم ہوں بلکہ ہر قسم کی تجارت اور بزنس کی سرگرمیاں بھی ختم ہو جائیں۔ بہت شکریہ۔

یہ ریزولیوشن تاج محمد خان ترند صاحب، محمد عارف صاحب، کامران بنگش یعنی میں، فضل شکور صاحب، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، ریحانہ اسماعیل اور اس ہاؤس کی طرف سے جوائنٹ ریزولیوشن ہے۔

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

آوازیں: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: پوائنٹ آف آرڈر پہ آرہی ہوں ریزولیوشنز ہو جائیں، میں آرہی ہوں بالکل آپ سب کو ٹائم دے رہی ہوں۔ یہ میر کلام وزیر صاحب! ریزولیوشن پیش کریں۔

(مداخلت)

محترمہ چیئرپرسن: پوائنٹ آف آرڈر پہ آرہی ہوں میں، ریزولیوشنز تو ہو جائیں میں آتی ہوں۔

جناب میر کلام خان: Thank you Madam Speaker۔ پاکستان ایک جمہوری ملک ہے اور جمہوری نظام پر یقین رکھا جاتا ہے کسی بھی ملک میں جمہوری نظام مضبوط کرنے کے لئے تعلیم یافتہ طبقے کو سیاسی شعور دینا بنیادی ضرورت ہے۔ ملک کے موجودہ حالات کے مطابق غیر جمہوری قوتیں جمہوری قوتوں پر حاوی ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ نوجوان طبقے کی سیاست سے دوری، سیاست سے ناخبری اور عدم دلچسپی ہے۔ تعلیمی اداروں میں طلباء کو طرح طرح کے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جنرل ضیاء الحق کے مارشل لاء نے طلباء یونین پر پابندی لگائی گئی تھی اور آج کے دن تک طلباء یونین پر پابندی ہے۔ ایک جمہوری ملک کے جمہوری نظام کو مضبوط بنانے کے لئے طلباء یونین کی بحالی وقت کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا یہ معزز ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے امر کی سفارش کرے کہ طلباء یونین کو جلد از جلد بحال کریں تاکہ ملک میں جمہوری نظام مضبوط کرنے کے لئے حقیقی لیڈرشپ سامنے آ کر کردار ادا کرے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی گورنمنٹ اس پر Respond کرنا چاہتی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: Madam Speaker! In principle ہم Agree کرتے ہیں، ہم خود بھی Students politics سے آچکے ہیں اور ہم وفاقی حکومت سے سفارش بھی کرتے ہیں بلکہ جمہوری رویوں کی جو بات ہے وہ صرف Campus یا یونیورسٹی یا کالج کے اندر ہی نہیں بلکہ باہر بھی اس کی ترویج ضروری ہے۔ ہم وفاقی حکومت سے اس کی جو میر کلام صاحب نے بات کی ہے اس کے ساتھ ہم Agree کرتے ہیں کہ ہمیں سفارش کرنی چاہیئے اس بات کے لئے۔

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted by majority. The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ! ریحانہ صاحبہ کا Mike کھول دیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: یہ ایوان محکمہ تعلیم میں CT (IT) اساتذہ کی ترقی کے حق میں یہ قرارداد پیش کرتی ہے۔ CT (IT) اساتذہ سے اگلی پوسٹ SST (IT) پر ترقی کے لئے جو اہلیت مانگی جاتی ہے، ترقی سے محروم یہ اساتذہ اس پر پورا اترتے ہیں لیکن محکمہ نے مخصوص تعداد کے ان اساتذہ کی ترقی روکی ہوئی ہے اور وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ان کے پاس CT یا ADE Certificate نہیں ہے حالانکہ محکمہ تعلیم نے یہ شرط 29-05-2019 اور 30-05-2019 کو Male اور Female اساتذہ کی ترقی CT اور ADE Certificate کے بغیر کی ہوئی ہے۔ لہذا اس درمیان جن اساتذہ کی ترقی CT یا ADE Certificate کی وجہ سے روکی ہوئی ہے اور (IT) SST پر ترقی کی اہلیت رکھتے ہیں۔ ان اساتذہ کو 24-09-2019 کو کی گئی DPC کی تاریخ سے ترقی دی جائے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی گورنمنٹ اس پہ Respond کر دیں۔

Mr. Kamran Khan Bangash (Minister for Higher Education): Madam Speaker! Right now we are not in position to comment on this but we request the honourable Member کہ وہ آئیں اور شہرام خان ترکئی صاحب سے اس حوالے سے بات کریں۔ So on behalf of treasury benches I request the honourable Member کہ وہ Withdraw کریں اس ریزولیوشن کو یا Next اجلاس میں کسی جگہ پر Defer کریں اس کو تاکہ آئندہ اس پہ وہ صحیح پوزیشن میں ہوں گے اگر وہ پھر بھی Insist کرتی ہیں تو We are regretfully not in a position to support her resolution. Thank you.

محترمہ چیئرپرسن: جی ریحانہ صاحبہ!

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب! ہم آپ کی ریکویسٹ پہ ضرور غور کرتے ہیں لیکن یہاں پہ کیونکہ پرائیویٹ ممبرڈے نہیں ہوتا اور اس کا کافی ٹائم ہو گیا ہے کہ میں نے اس کو Admit کرایا ہے تو جب اپوزیشن کو کوئی

Response نہیں ملتا Timely تو ہم اس کے لئے کتنے سال Wait کریں گے۔ ٹھیک ہے میں منسٹر صاحب سے اس کے ساتھ بات کرلوں گی لیکن اپوزیشن کی رائے کو بھی آپ مدنظر رکھیں۔یہاں پہ کتنے سال ہوگئے ہیں پرائیویٹ ممبرڈے نہیں ہوتا۔ ہم بار بار ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ہمارے ریزولیوشنز ہیں تو کم ازکم اس پہ توآپ کچھ ایکشن لیں۔

محترمہ چیئرپرسن: ابھی آپ Withdraw کرتی ہے؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: منسٹر صاحب جب Adopt نہیں کریں گے تو۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: Defer کرلیتے ہیں اس کو۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: Defer کردیں ٹھیک ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: حمیرا خاتون صاحبہ آپ کا۔۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی قرارداد ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: ریزولیوشن آپ کا وہی قرارداد ہے جو۔۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: نہیں نہیں یہ دوسری ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: اچھا۔

محترمہ حمیرا خاتون: میں، منسٹر لاء صاحب نے اس کے اوپر Sign کئے ہوئے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ منسٹر لاء صاحب کا اس کے اوپر Sign ہے اور عنایت اللہ صاحب، سراج الدین صاحب کا یہ ہماری جوائنٹ ریزولیوشن ہے۔

دستور پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور ان کو پاکستان میں دعوت و تبلیغ اور اس مقصد کے لئے مسلمانوں کی طرز پر مساجد بنانے سمیت خود کو مسلمان کہلانے پر پابندی عائد ہے حالانکہ قادیانی پاکستان میں دیگر اقلیتوں کی طرح زندگی گزار سکتے ہیں لیکن گزشتہ کئی مہینوں سے سوشل میڈیا پر پیغامات Viral ہورہے ہیں کہ پشاور کے پوش علاقوں یونیورسٹی ٹاؤن، حیات آباد میں قادیانی اپنی دعوتی سرگرمیاں کھلے عام کررہے ہیں۔ اس سلسلے میں مرکزی ختم نبوت ﷺ کے ذمہ داران اور پشاور کے جید علماء کرام نے تحقیقات کی ہیں اور انہوں نے خبردار کیا ہے کہ یہاں پر مقیم قادیانی اپنے گھروں اور

بعض پارکوں میں قادیانیت کی پرچار کر رہے ہیں۔ یہ انتہائی ایک سنجیدہ دینی اور حرمت رسول ﷺ پر مبنی ایک ایسا معاملہ ہے جو ہر مسلمان کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ناموس اور عقیدت ختم نبوت مسلمانوں کی ایمان کا حصہ ہے۔ لہذا یہ معزز ایوان صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پشاور سمیت صوبہ بھر میں قادیانیت کی تبلیغ کرنے والے قادیانیوں کو لگام لگانے اور ان کے ماورائے آئینی سرگرمیوں کا فوری Notice لے کر ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ اہلیان پشاور سمیت صوبہ بھر کے غیور مسلمانوں میں پائے جانے والی تشویش ناک تشویش اور اضطراب کا سدباب ہو سکے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی Government respond کرے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی میڈم سپیکر، ہم مکمل طور پر Agree کرتے ہیں ان کی جانب سے جو Proposed resolution ہے اور یہ House unanimously جیسے یہاں پہ پہلے بھی بات ہوئی "اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعدِی" کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ یہ ہمارے ایمان کا اور کامل ایمان کا ایک اہم حصہ ہے تو ہم اس کے ساتھ مکمل طور پر Agree کرتے ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے Identify کیا۔ ہم، یقینی طور پر حکومت اس معاملے میں اقدامات اٹھائے گی۔

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر صاحبہ!

محترمہ چیئرپرسن: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه میډم سپیکر۔ میډم، ما مخکښې هم هاؤس کښې ریکویسټ کړے وو چې دا ریزولیوشن مونږ هاؤس ته راؤړو ، اوس د یوې کونې نه د بلې کونې نه یو یو ملګرې پاڅي او ریزولیوشن پاس کوی۔ زما نه دے خیال، زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم چې د پیغمبرعلیه السلام په شان کښې ګستاخی شوې ده خو په هغې هم مونږ پولیټیکل سکورنګ کوؤ۔ یو ممبر وائی زه دا قرارداد به پیش کومه بل وائی زه به ئې پیش کومه، دا خو پولیټیکل سکورنګ دے۔ دا داسې قسم له قرارداد ونه چې راځی مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې مونږ مسلمانان یو نو مونږ ته خپل مذهب څه وائی، آیا خپل مذهب مونږ له مذهبی آزادی راکړې ده او که مذهبی آزادی ئې نه ده راکړې؟ مونږ وینو دلته چې دلته

سکهان وژلې کیږی، مونږ وینو دلته چې دلته به یو فرد راپاڅی د چا سره به ئې ذاتی معامله وی او هغه به یو کونه کښې آواز اوکړی چې فلانکی سړی د پیغمبر علیه السلام په شان کښې ګستاخی کړې ده ټوله دنیا به رااوځی، دا د انتها پسندې ماحول به Discourage کول غواړی۔ مونږ مسلمانان یو نو بیا به مونږ د اسلام په ترلو لارو یا په نیغو لارو نه یو روان بیا به مونږ په ذاتی Interpretation باندې کار کوؤ۔ زه په دې خبره نه پوهیږم چې زما مذهب وائی چې مذهبی آزادی ده نو بیا د مذهبی آزادئ مقصد څه دے ؟ د هر مذهب خلق چې دے هغه به آزادانه د خپل مذهب چې کوم مراسم دی یا ئې چې کوم عقائد دی هغه به کوی، زما مذهب خو دا وائی، زما مذهب خو دا وائی۔ دې له دا سوال کوم چې مذهب د سیاست د پاره نه دے هر ګز دا نه ده چې ګنې خدائې مه کړه څوک د غیر مذهبه، د غیرمذهبه عقائدو ملګرتیا کوی خو داسې قسم له څیزونه چې دی دا خو مذهبی منافرت پیدا کوی، مسلکی منافرت پیدا کوی۔ شیعه سنی په ټوله دنیا کښې پراته دی خو هیڅ ځائې کښې څوک ځان نه وژنی، دلته خلق یو بل وژنی، دلته خلق یو بل وژنی او بیا دلته خلق دومره جذباتی شی، دومره جذباتی شی چې ځان ورته د روند مسلمان ښکاری او بل ورته هډو مسلمان نه ښکاری۔ میډم سپیکر، د دې هاؤس نه چې ریزولیوشن راځی، ریزولیوشن باندې مونږ یا "اؤ" وایو یا "ناں" وایو، پکار ده چې مونږ کتلې وی چې هغه ریزولیوشن کښې شے څه دے ؟ لهذا زه اوس په دې نه پوهیږم چې په دې سټیج باندې به دا کوم ریزولیوشن چې په دې هاؤس کښې پیش شو چې مونږ "اؤ" نه وایو، هں، بیا به وائی چې دا د قادیانیانو ملګری دی کنه او که اؤ پرې هم وایو۔ لهذا زه درخواست کوم چې دا ډیر Serious House دے ۔ دا Business ډیر Serious دے۔ مونږ جذباتی مسلمانان یو جذباتی، مونږ جنونی مسلمانان یو۔ دا حرکتونه یا دا کارونه په دې شکل باندې دا مونږ کښې پخپله هم نا اتفاقی پیدا کوی، دا مونږ کښې نا اتفاقی پیدا کوی۔ لهذا د مذهبونو نه نفرت، د عقائدو نه نفرت، که مونږ ته خپل مذهب وائی چې د عقائدو نه نفرت اوکړئ نفرت به اوکړو، که مونږ ته خپل مذهب وائی چې د عقائدو نه ډډه اوکړئ یا ورپسې ډانګونه راوخلئی نو

راوابخلو وریسې خو که داسې نه وی نو هسې هم دلته تاسو د لاء اینډ آرډر Situation ته اوګورئ، ټول غرونه لګیا دی میډم سپیکر، هغه سوزی، دلته تاسو اوګورئ برداشت خلقو کښې کم شوے دے۔ لهذا زه-----

محترمہ چیئرپرسن: جی بابک صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے نماز بھی اور پوائنٹ آف آرڈرز بہت زیادہ ہیں۔ ریزولیوشنز بھی ایک دو رہتی ہیں۔

جناب سردار حسین: میډم! دا ډیر وضاحتی خبره ده۔ دویم دا دلته به اوس خلق راپاڅی بیا به وائی چې ګڼې اے این پی داسې ده او اے این پی هغسې ده۔ داسې نه ده مونږ ټول مسلمانان یو، مونږ ټول د پیغمبر علیه السلام امتیان یو۔ مونږ ته خپل پیغمبر د هر څه نه خوږ دے او هغه اخری پیغمبر دے۔ دا ټاپه په قرآن لګیدلې ده په قرآن، دا ټاپه زمونږ په زړونو کښې لګیدلې ده، دا د دې نه نه کیږی۔ لهذا زه دا ګزارش کوم تاسو ته چې کوم قرارداد راځی، مهربانی کوئ ټولو پارلیمانی لیډرانو ته ئې ایږدئ، ټولو خلقو ته ئې ایږدئ چې هغوی ئې ګوری او متفقه قرارداد راځی دغه ګزارش ما کولو۔ باقی اووایئ، Define کړئ چې دا میډم دا قرارداد وړاندې کړو، دا د مونږ ته لږ وضاحت اوکړی چې د دې قرارداد مقصد څه دے، چې بیا مونږه اوګورو چې ملګرتیا ئې کولې شو که مخالفت ئې کولې شو۔

محترمہ چیئرپرسن: جی بابک صاحب! Majority قراردادیں تو اپوزیشن کی طرف سے ہیں، اگر آپ اس میں اس پہ ڈسکشن کر لیں اور بالکل گورنمنٹ کی طرف سے بھی Opinion آ جائے گا۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): Thank you Madam Speaker۔ بابک صاحب نے جو بات کی ہے ہم ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور سینیئر ہیں ہمارے ہم ان سے سیکھتے ہیں۔ جہاں تک بات ہے کہ سیاست سے مذہب کو دور رکھا جائے تو ہمارے شاعر مشرق نے کہا تھا کہ:

جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

ہم سیاست اور دین کو الگ لگ نہیں کر سکتے۔ جب عشق رسول ﷺ کی بات آتی ہے تو عشق رسول ﷺ میں کوئی ہمیں انتہا پسند کہیں تو وہ بھی ہم سننے کے لئے تیار ہیں، کوئی ہمیں جنونی کہیں تو وہ بھی

ہم سننے کے لئے تیار ہیں۔ قادیانیت کی پرچار، قادیانیت کے حوالے سے جب بھی بات آتی ہے تو عاشقان رسول ﷺ کھڑے ہوں گے اور جیسے آج ہم کھڑے ہیں، وہ بالکل اس کو سمجھ لیں کہ جیسے انہوں نے بات کی ہے (تالیاں) کہ یہ قادیانی جو ہیں آئین پاکستان کے تحت وہ مسلمان نہیں ہیں۔ وہ خود کو مسلمان Declare کرتے ہیں مسجد اور منبر کا استعمال کرتے ہیں جس کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں اور اگر پشاور میں کہیں پہ ہیں جو میڈم نے بات کی ہے تو ہم یقینی طور پر اس پر ایکشن لیں گے۔ ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان کے باسی ہیں۔ جو انہوں نے بات کی ہے اس حد تک میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ جو بھی ریزولیوشن آئی، آج آپ بابک صاحب تھوڑے سے Late آئے ہیں آج ہم پہلے ایجنڈا آئٹم سے اب تک یہی ڈسکس کر رہے تھے کہ ریزولیوشنز کو جو ہیں بعد میں ڈسکس کر کے ہم Present کریں گے۔ ہم سب کی Consensus build کرنا ضروری ہے لیکن جب عشق رسول ﷺ کی بات آتی ہے جب رسول ﷺ کی بات آتی ہے تو میں کسی قسم کی معذرت خواہانہ لہجے میں بات نہیں کر رہا، میں اپنے دل سے اپنے ایمان سے یہ بات کر رہا ہوں کہ حضور صلی ﷺ کی شان میں جو لوگ گستاخی کرتے ہیں جو ختم نبوت ﷺ کے منکر ہیں، ان کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جائے گی، (تالیاں) یہ ہمارے دین کا بھی مطالبہ ہے، ہمارے ایمان کا بھی مطالبہ ہے اور ہماری انسانیت کا بھی مطالبہ ہے۔ بہت شکریہ۔

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the resolution-----

جناب سردار حسین: میډم سپیکر، بعضې Issues چې دی هغه ډیر زیات Sensitive دی۔ په دې هاؤس کښې مونږ خبره کوؤ، دا ډیره Sensitive مسئله ده، میډیا بیا هغسې نه Report کوی۔ ګوره په دې یوه خبره باندې د چا شک کیدې شی یا د چا اختلاف کیدې شی۔ دا تاثر ورکول ما وختی هم دا خبره اوکړه چې ګنې زه دا Portray کړم زه د هر چا نه یو ډیر کامل مسلمان یم، دا Portray کول هم مناسب نه ده، دا نه ده مناسب۔ زما ګزارش دا دے چې که د اسلام نه علاوه بل مذهب دے هغه سره به سلوک څه کوؤ، زما مذهب څه وائی، زما مدعا دا ده۔ په دیکښې شک نشته نه په دې تول کوؤ چې یو سړے ډیر مسلمان دے، که یو سړے لږ مسلمان دے۔ یو سړے په کومه لهجه کښې خبره کوی بل په کوم کښې کوی؟ سوال دا دے چې زما مذهب نورو مذهبونو ته په کوم نظر ګوری۔ لهذا دا

Sensitive issue چې تاسو راوړئ، د هغې لړ وضاحت کوئ۔ اوس به دلته قرارداد راشی، سبا به اخبار کښې راشی چې اے این پی د دې قرارداد مخالفت کړے وو۔ دلته خو لاندې شعور هم نشته، لاندې تعلیم هم نشته خلق خو په دې ځیزونو ځان له ووټ سیوا کوی یا ځان له امریکې ته یا امریکې ته زیات کنځل کوه یا چې تقریر کوی د قرآن آیاتونه پکښې وایه، خلق پرې ووټونه سیوا کوی۔ مونږ ته خو پته ده-----

محترمہ چیئرپرسن: ستاسو پوائنټ راغلو بالکل۔

جناب سردار حسین: مونږ دا غواړو میډم سپیکر، چې دلته د مذهب په حواله کوم قرارداد راځی، مهربانی کوئ وضاحت ئې کوئ چې یره د دې مقصد څه دے ؟ که په پیښور کښې د دوئ د قرارداد مطابق قادیانان مثال دلته موجود دی نو چې موجود دی نو مونږ څه اوکړو، مونږ له څه کول پکار دی، زمونږ د مذهب حکم څه دے ؟ پکار دا ده چې مونږ په هغې باندې خبره اوکړو جی-----

محترمہ چیئرپرسن: ٹهیک ده ستاسو پوائنټ راغې بابک صاحب، پلیز۔ پلیز وائنډ اپ جی۔ ستاسو پوائنټ راغې، پلیز۔

جناب سردار حسین: اوس د قرارداد وضاحت اوکړئ چې قرارداد څه دے چې قرارداد څه دے۔ هر سړے چې دے هغه جذباتی کیږی۔

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. جی پختون یار صاحب، آپ کی ریزولیوشن ہے-----

(مداخلت)

محترمہ چیئرپرسن: پوائنٹ آف آرڈر پہ آرہے ہیں ریزولیوشنز تو ختم ہو جائیں نا، اور ریزولیوشن پڑھ لیں اس پہ زیادہ ڈسکشن نہ کریں کیونکہ دو بجے ہم نے نماز کے لئے پھر ختم کرنا ہے۔

جناب پختون یار خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ چونکہ ضلع بنوں کی کل آبادی 12 لاکھ 10 ہزار 163 ہے جو کہ خیبر پختونخوا کے حلقوں میں تقسیم کرکے تو 1.53 فیصد پورے اس کا بنتا ہے جی۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے حالیہ شائع شدہ، میڈم! توجہ کی ضرورت ہوگی۔۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی آپ Continue کریں۔

جناب پختون یار خان: چونکہ ضلع بنوں کی کل آبادی 12 لاکھ 10 ہزار 163 ہے جو کہ خیبر پختونخوا کے حلقوں میں تقسیم کرکے تو 1.53 فیصد پورا اس کا بنتا ہے جی۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے حالیہ شائع شدہ ڈرافٹ لسٹ میں ضلع بنوں کے عوام اور خاص کر صوبے کے دیگر اضلاع میں حلقہ بندیوں میں زیادتی کی گئی ہے جو کہ آبادی کے لحاظ سے حق تلفی ہوئی ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان سے مطالبہ کرے کہ ہمارے آبادی اور صوبے کے دیگر اضلاع کے حلقہ بندیوں میں آبادی کے تناسب کو دیکھ کر حلقہ بندیوں کی تعداد بڑھائی جائے اور ساتھ ہی قومی اسمبلی آرٹیکل 51 میں ترمیم کرکے خیبر پختونخوا کی صوبائی ممبران، قومی ممبران کی تعداد 45 سے بڑھائی جائے تاکہ آبادی کے تناسب اور حالیہ ضم شدہ اضلاع کی آبادی کو ملا کر ان سیٹوں کی تعداد بہت کم ہے۔

میڈم سپیکر، شارٹ میں ایک دو پوائنٹس دینا چاہوں گا۔ میڈم سپیکر، آبادی کے تناسب پر جو حلقہ بندیاں۔۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: بس آپ کی بات آ گئی ہے۔

جناب پختون یار خان: معمولی سا ایک ضروری سا قومی پوائنٹ ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: ہمارے پاس ٹائم شارٹ ہے۔ منسٹر صاحب! آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے تھے۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب پختون یار خان: میڈم سپیکر! ایک پوائنٹ دینا چاہوں گا صرف۔ آبادی پر جو حلقہ بندی بنوائی گئی ہے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے نا۔ جی پختون یار صاحب کا Mike کھول دیں۔

جناب پختون یار خان: میڈم! جو حلقہ بندیاں کی گئی ہیں اس میں میرے ضلع میں آبادی کا تناسب تو میں نے آپ کو بتا دیا، اس میں حقوق کی بھی منصفانہ تقسیم کی بات آتی ہے۔ کہیں پہ 4 لاکھ کی آبادی کو بھی وہ حقوق ملتے ہیں تو دوسری طرف 12 لاکھ کی آبادی کو بھی وہ حقوق ملتے ہیں تو میڈم سپیکر، یہاں پہ حقوق کی بات بھی ہے اور وسائل کی تقسیم کی بات بھی ہے۔ اس لئے میں آپ سے اور ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ جی منسٹر صاحب، پلیز۔ منسٹر صاحب کا مائیک کھول دیں۔ شاہ محمد وزیر صاحب۔

جناب شاہ محمد خان (وزیر برائے ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ): شکریہ میڈم سپیکر۔ ہمارے آنریبل نے جو بل پیش کیا ہے یقیناً یہ حقیقت پہ مبنی ہے۔ بنوں کی بہت بڑی آبادی ہے جو تمام ملک میں پاکستان میں سب سے زیادہ ضلع ہے آبادی والا۔ اس کے علاوہ Ex-FR Bannu، اس کو بھی بنوں میں ضم کیا گیا تو ایک قومی اسمبلی اور ایک صوبائی اسمبلی جس طرح اس نے ایک بل پیش کیا ہے ہم اس کی مکمل سپورٹ کرتے ہیں۔

Mst. Chairperson: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. جی لیاقت خان صاحب، جی پوائنٹ آف آرڈر سٹارٹ ہو گیا ہے۔ لیاقت خان صاحب، لیاقت صاحب کا مائیک کھول دیں۔

جناب پختون یار خان: هغه قرارداد پکار وه چې کړې مو وې بیا به هم تاسو کړې وې۔ پوائنټ آف آرډر خو وروستو هم کیدې شي۔ Rules relax کړئ نو پکار ده چې قرارداد اوشي اول۔

محترمہ چیئرپرسن: د جمعې د مونځ ټائم دے دوه بجې بار بار۔۔۔۔۔

جناب لیاقت علی خان: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ ایک شعر سے میں شروع کروں گا:

؎ چلتے ہیں دبے پاؤں کوئی جاگ نہ جائے

غلامی کے اسیروں کی یہی خاص ادا ہے

ہوتی نہیں جو قوم حق بات پہ یکجا

اُس قوم کا حاکم ہی بس اُن کی سزا ہے

میڈم سپیکر صاحبہ، توجہ اس لئے چاہیئے کہ یہ مسئلہ میرا ذاتی نہیں ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ! مجھے توجہ چاہیئے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی آپ Continue کریں۔

جناب لیاقت علی خان: کیونکہ پورے خیبر پختونخوا بالخصوص میرے ملاکنڈ ڈویژن کے اور میرے حلقے کے جو بجلی کے لئے ہم نے پیسے دیئے تھے وہ وفاقی حکومت نے بند کئے ہوئے ہیں۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ ہمارا حق ہے کہ جو پیسے ہم نے صوبے سے دیئے ہیں، اس پہ کسی کا راج نہیں چلتا ہے، وہ ہمارا حق ہے۔ اس اسمبلی، اس ایوان کی طرف سے یہ میں پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ ہمارے صوبائی فنڈ کو کیوں Freeze کرتے ہیں، اس کو کیوں بند کرتے ہیں جو ہمارے حلقے کے لوگوں کو آج اس سائنسی دور میں بھی بجلی مہیا نہیں ہے۔ ہم نے صوبائی، وفاق تو چھوڑو ہم صوبائی فنڈز اس کے لئے مختص کئے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ان ظالم لوگوں نے، اس Imported حکومت نے ایسا ظلم کیا ہے کہ ہمارے فنڈ کو Freeze کر دیا ہے۔ اس Imported حکومت کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ قانون نہیں مانتے ہیں، لاقانونیت آپ لوگوں نے نافذ کی ہے تو وہ الگ بات ہے۔ آپ لوگوں نے تو جنگل کا راج بنایا ہوا ہے۔ صوبائی خود مختاری میں ہمیں اپنے فنڈ پہ حق ہے کہ ہم جدھر چاہیں اپنے حلقے میں استعمال کریں۔ ہم نے واپڈا کے لئے جو فنڈز مختص کئے تھے اس کو بند کر دیا ہے۔ تو براہ مہربانی اس اسمبلی سے مجھے یہ Assurance چاہیئے، یہ Assurance دینی چاہیئے کہ PESCO، WAPDA کے Chief کو ادھر بلایا جائے اور اس سے یہ وعدہ لیا جائے کہ ہمارے فنڈ کو ریلیز کیا جائے یہ کسی ایک بندے کا اور وہ بھی بھگوڑا جس نے الیکشن بھی نہیں جیتا ہے وہ جا کے ادھر سے ہمارے اوپر اپنا حکم Implement کرتا ہے۔ تو ہم کسی کا حکم، ایسے غلط حکم کو بالکل ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جس نے الیکشن ہارا ہے اور ہارا ہوا بندہ بھی ہمارے اوپر فیصلے مسلط کرتے ہیں تو ان لوگوں سے بھی میں ریکویسٹ کرتا ہوں جو پیٹ پہ پتھر باندھ کے اور سائیکل پہ آتے تھے ابھی حق کے لئے ان لوگوں کا بھی منہ کھلنا چاہیئے کہ وہ بھی حق کے لئے کوئی منہ تو کھولیں نا۔ ابھی جو 12 روپے پٹرول مہنگا ہونے پہ لوگ

واویلا مچاتے تھے تو ابھی 60 روپے مہنگا ہونے پہ بھی ان لوگوں کا منہ کھلنا چاہیئے۔ ان لوگوں سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کے ساتھ ظلم کرتے ہیں اس ظلم کو بند کریں ورنہ پھر ان لوگوں کے بھی ادھر لوگ ہیں، ان لوگوں کا ہم پھر جینا حرام کریں گے۔ یہی ہے میرا پوائنٹ۔

محترمہ چیئرپرسن: اس حوالے سے میرے خیال سے PESCO Chief کو سپیکر صاحب نے بلایا تھا اور I am not sure کہ آپ اس میٹنگ میں تھے کہ نہیں لیکن اس حوالے سے اگر آپ ریزولیوشن لے آئیں تو Unanimously یہ Forum adopt کرلے گی۔ جی عبدالسلام صاحب۔

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ یہ ایوان انڈیا کی جنتا پارٹی کے رہنماء کا ہمارے پیارے نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور یہ قرار دیتا ہے کہ ان کی یہ گستاخانہ گفتگو انڈیا کے تعصبانہ۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

محمد عبدالسلام: قرارداد بھی تھی میری۔

محترمہ چیئرپرسن: قرارداد تو حکومت کی طرف سے آگئی ہے، یہ ہوگئی ہے۔

جناب محمد عبدالسلام: ٹھیک ہے، Okay thank you Madam۔ اچھا میڈم، ہمارا مذہب، پوائنٹ آف آرڈر پہ میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: غزن صاحب! آپ قرارداد لے آئیں اس کے بعد پھر میں آپ کو موقع دیتی ہوں۔

جناب محمد عبدالسلام: ہمارا مذہب ہمیں یہ بتاتا ہے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی اس پہ ہوگیا ہے، پوائنٹ آف آرڈر بھی آگیا ہے اور Resolution بھی پاس ہوگئی ہے، Condemn کرلیا ہے۔

جناب محمد عبدالسلام: میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرتا ہوں۔ پوائنٹ آف آرڈر پہ آتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: غزن صاحب کی یہ Resolution، دو Resolutions ہیں وہ ختم کرکے میں آپ کو ٹائم دیتی ہوں۔

جناب محمد عبدالسلام: میڈم سپیکر صاحبہ، پوائنٹ آف آرڈر تھا میرا، میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: میں آپ کو ٹائم دیتی ہوں تھوڑی دیر میں۔ جی غزن صاحب۔

Syed Ghazi Ghazan Jamal: Thank you Madam Speaker.

This Assembly requests the Provincial government to request the Federal government to consider maintaining the 12 National Assembly seats of merged area as was promised that in the transition period of ten years of the merger process, the merged areas rights will be safeguarded.

میڈم سپیکر صاحبہ، Merger کا پورا مقصد یہ تھا کہ FATA کے اضلاع جو ہیں ان کے Rights کو زیادہ کیا جائے نہ کہ ان کے Rights کو کم کیا جائے۔ خاص طور پر خود SAFRON Ministry نے مانا ہے کہ جو Census ہوئی تھی 2017 میں، اس میں Merged اضلاع کے لوگ کیونکہ وہ IDPs تھے، ان کی Census ٹھیک طریقے سے نہیں ہوئی۔ تو جو ابھی Census کے مطابق انہوں نے Seats کی Distribution کی ہے، اس میں Merged اضلاع کی Seats کم کئے گئے ہیں، بارہ سے چھ پہ لے کر آئے ہیں، تو اس Resolution کا مقصد یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کو واپس بحال کرے۔

محترمہ چیئرپرسن: یہ Put up کر دیتے ہیں، جی Put up کر دیتے ہیں۔ The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. ثناء اللہ صاحب! آپ Resolution present کریں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر، یہ ایک قرارداد ہے جس پر انور زیب خان، سردار حسین بابک صاحب، فضل شکور صاحب اور میرا بھی دستخط ہے۔

یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حالیہ روس اور یوکرائن کی جنگ سے وہاں پر جو طلباء خصوصاً میڈیکل کے طالب علم متاثر ہوئے ہیں، مرکزی حکومت ان طلباء کو پاکستان کے میڈیکل کالجوں میں Adjust کرے، عارضی طور پر Adjust کرے یا مستقل طور پر، تاکہ ان طلباء کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔ شکریہ۔

محترمہ چیئرپرسن: جی گورنمنٹ کی طرف سے اس پہ Sign بھی ہے آپ اس کے Favour میں ہیں۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mst. Chairperson: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. میں گورنر خیبر پختونخوا کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتی ہوں کہ:

"In exercise of the power conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Mushtaq Ahmad Ghani, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the session of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa shall stand prorogued on Friday, 10th June, 2022, after conclusion of its business till such date as may hereafter be fixed."

اس فرمان کی رو سے میں اسمبلی اجلاس کو غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کرتی ہوں۔

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)